اگر آپ ان ٹیسٹوں اور نوٹس پر ٹیچر، یا اپنے ادارے (سکول، اکیڈمی، کالج) کے نام اور لوگو کے ساتھ استعمال کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہم سے رابطہ کریں اس بارے میں مکمل تفصیلات اس فال کے آخری پیج پر ہے۔

ختم نبوت ﷺ زندہ باد — عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی و غیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔

لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔

- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ اعاز

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

سبق نمبر 2: **مرزا غالب کے عادات و خصائل** مصنف: مولانا الطاف حسین حالی ؒ

خلاصہ:

(SG 14-1)(LR, RP 15-1)(RP 15 -11)(SW 16-11)

حالی بیان کرتے ہیں کی مرزا غالب نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ ہر شخص سے کشادہ پیشانی سے ملتے جو انہیں ایک بار ملتا ہمیشہ ملنے کا خواہش مند رہتا تھا۔ وہ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے، دوستوں کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہو جاتے، اعلیٰ صفات کی وجہ سے ہندوستان میں ہر مذہب اور ملت کے لوگ مرزا غالب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مرزا غالب کے خطوط سے واضح ہوتا ہے کہ وہ دوستوں کے لیے خلوص، وفاداری اور ہمدردی کے جذبات رکھتے تھے۔ آپ ہر ایک کے خط کا جواب دینا اپنا اہم ترین فریضہ سمجھتے تھے۔ مروت اور لحاظ مرزا کی طبیعت میں بدرجہ اہم تھا۔ عمر کے آخری حصے میں بے حد کمزوری کے باوجود لوگ اشعار کی اصلاح کی لیے آتے تو انہیں کبھی جواب نہ دیتے مرزا کی آمدنی بہت کم تھی مگر حوصلہ فراخ تھا۔ وہ خود تو تنگی برداشت کر لیتے لیکن فقیروں اور محتاجوں کی مدد اپنی ہمت سے بڑھ کر کرتے تھے۔ خیال رکھتے جو گردش زمانہ کی وجہ سے تنگی کا شکار ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ مرزا کا خاص دوست انہیں ملنے آئے (جو پہلے دہلی کے امیر لوگوں میں شمار ہوتے تھے) انہوں نے انتہائی سستا لباس پہنا ہوا تھا۔ مرزا کو ان کی اس حالت سے بہت دکھ ہوا اور آپ نے اس انداز سے اس کا گھٹیا لباس خود رکھ لیا اور اپنا قیمتی لباس اسے دے دیا کے اسے محسوس بھی نہ ہو سکا کہ مرزا اس پر ترس کھا رہے ہیں۔ مرزا کے مزاج میں ظرافت بہت زیادہ تھی، سنجیدہ گفتگو اور ماحول میں بھی ظرافت کو پہلو تلاش کر لیتے تھے۔ اسی لیے انہیں حیوان ناطق کی بجائے حیوان ظریف کہا جاتا ہے۔ مرزا اپنی خودداری اور ظاہر داری کا خاص خیال رکھتے تھے۔ شہر کے بڑے امرا، وزرا اور شرفا سے ان کی ملاقات رہتی تھی۔ پھلوں میں انھیں آم پسند تھا۔ ان کے دوست انھیں مہنگی مہنگی نسل کے آم تحفے میں بھیجتے تھے۔ ایک دفعہ مرزا بہادر شاہ ظفر (بادشاہ) کے ساتھ ان کے باغ میں ٹہل رہے تھے مرزا بار بار آموں کی طرف دیکھتے تو بادشاہ نے پوچھا کیا دیکھتے ہو؟ مرزا نے جواب دیا "دیکھتا ہوں کہ کسی آم پر میرے باپ دادا کا نام بھی لکھا ہے"۔ بادشاہ بات سن کر مسکرائے اور وہی اعلیٰ قسم کے آم مرزا کے گھر بھجوائے۔ مرزا کی نیت آموں سے کبھی سیر نہ ہوتی تھی۔ ایک محفل میں کسی نے آم کے بارے میں پوچھا تو مرزا نے بڑا ہی خوبصورت جواب دیا: "بھئی میرے نزدیک تو آم میں دو خوبیاں ہونی چاہیئں میٹھا ہو اور بہت ہو"۔ سب حاضرین ہنس پڑے۔

(یادگار غالب)

سبق نمبر 3: **کاہلی** مصنف: سر سید احمد خان

خلاصہ:

(SW 14-11)(SG 15-11)DG 16-1) (RP 16-11)

اس مضمون میں سر سید نے کاہلی سے متعلق مختلف صورتوں پر بحث کی ہے۔ سر سید کا خیال ہے کہ لوگ کاہلی کے اصل معنی سے ناواقف ہیں۔ ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرنا، محنت مزدوری میں چستی نہ کرنا، اٹھتے بیٹھنے میں سستی کرنا کاہلی نہیں ہے بلکہ دل کی صلاحیتوں کو نے کار چھوڑ دینا اصل کاہلی ہے۔ اور یہی سب سے خطرناک کاہلی ہے۔ انسان اپنی زندگی گزارنے اور پیٹ بھرنے کی لیے مجبوراً محنت و مشقت کرتا ہے اسی لیے سخت محنت کرنے

والے لوگ کم کاہل ہوتے ہیں لیکن اگر یہ لوگ اپنی دلی صلاحیتوں کو بے کار چھوڑ دیں تو ان میں حیوانی صفات پیدا ہو جائیں۔ لوگ پڑھ لکھ کر ترقی کرتے ہیں اور اپنی تعلیم کو اپنی عقل کے مطابق کام میں لاتے ہیں۔ اگر وہ اپنی دلی صلاحیتوں کو کام میں نہ لائیں تو وہ وحشی بن جاتے ہیں۔ انسان بھی اگر ایک حیوان کی طرح اپنی دلی صلاحیتوں کو کام میں لائے تو وہ پورا حیوان بن جاتا ہے۔ اسی لیے ہمیں چاہئے کہ اپنی صلاحیتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں۔ جو لوگ بہت امیر اور پڑھے لکھے ہوتے ہیں وہ اگر ٹیکس ادا نہ کریں اور اپنی عقل سے کام نہ لیں تو وہ وحشیانہ باتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ مزے دار کھانا کھانا، جوا کھیلنا اور ناچ گانا ان کی فطرت بن جاتی ہے۔ ایسے پڑھے لکھے لوگوں اور جاہلوں میں فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ جاہل "بد سلیقہ وحشی" ہوتے ہیں اور پڑھے لکھے "وضع دار وحشی" ہوتے ہیں۔ سر سید مزید اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انگریز ہم سے زیادہ بھاگ دوڑ نہیں کرتے وہ صرف ہمت نہیں ہارتے اور دل چھوٹا نہیں کرتے اسی لیے وہ ہم پر حکومت کر رہے ہیں۔ ہمیں اپنی قوت عقلی اور دلی قویٰ کو مضبوط کر کے اسے مصروف رکھنا چاہیئے اور ہمیں کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ صرف اسی صورت میں قوم کی بہتری کی امید کی جاسکتی ہے۔

(مقالات سر سید: حصہ پنجم)

سبق نمبر 4: شاعروں کے لطیفے مصنف: مولانہ محمد حسین آزاد

خلاصہ:

(SW 14-11)(SG 15-11)DG 16-1) (RP 16-11)

اس سبق میں مولانہ محمد حسین آزاد نے مختلف شاعروں کے لطائف اس انداز سے بیان کیے گئے ہیں کہ شاعروں کی شخصیات اور عادات سے پڑھنے والے آگاہ ہو سکیں۔

1

ایک دن خواجہ باسط کے دو مرید بحث کرنے لگے۔ ایک کا خیال تھا کہ میر کا کلام زیادہ اچھا ہے جبکہ دوسرا مرزا کا طرفدار تھا۔ جب بحث نے طول پکڑا اور کسی طرح فیصلہ نہ ہو پایا تو دونوں خواجہ باسط کے پاس فیصلے کی لیے گئے تو انہوں نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں مگر میر کا کلام آہ اور مرزا کا کلام واہ ہے۔

پھر دونوں کا شعر پڑھا۔

پہلے میر کا شعر پڑھا: **سرھانے میر کے آہستہ بولو ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے**

پھر مرزا کا شعر پڑھا: **سودا کی جو بالیں پہ ہوا شور قیامت خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے**

ان میں ایک شخص مرزا کے پاس گیا اور سارا واقعہ سنایا۔

2

ان دن سودا کی موجودگی میں بارہ تیرہ سالہ لڑکے نے غزل پڑھی جس کا مطلع تھا۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مرزا رفیع سودا کی نے بچے کی بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ بچہ جوان ہوتا نظر نہیں آتا۔ اللہ کی قدرت کہ چند دن بعد وہ لڑکا جل کر مر گیا۔

3

جرات نابینا تھے۔ سید انشا ایک دن ان کی ملاقات کو آئے تو وہ سر جھکائے کچھ سوچ رہے تھے۔ انشا کے پوچھنے پر انھوں نے بتایا کہ شعر کا ایک مصرع ذہن میں آیا ہوا ہے لیکن دوسرا نہیں آیا۔ انشا نے بہت اصرار کیا کہ سناؤ تو جرات نے کہا کہ نہیں تم دوسرا مصرع لگا کر شعر چھین لوگے۔ انشا کے بہت اصرار کرنے پر جرات نے پڑھا۔ **اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی**

سید انشا نے طنز کرتے ہوئے کہا۔ **اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی**

4

ایک دفعہ ایک مشاعرے میں شیخ امام بخش ناسخ اس وقت پہنچے جب مشاعرہ ختم ہو چکا تھا۔ خواجہ حیدر علی آتش نے ان سے کہا کہ مشاعرہ تو ختم ہو چکا سب آپ کا انتظار کرتے رہے۔ شیخ صاحب نے اس بات پہ یہ شعر پڑھا:

جو خاص ہیں وہ شریک گروہ عام نہیں　　شمار دانہ تسبیح میں امام نہیں

چونکہ ان کا اپنا نام بھی امام بخش تھا اس سے تمام اہل جلسہ بہت تعریف کی۔

5

خواجہ علی آتش کے ایک شاگرد اکثر بے روز گاری کی شکایت کرتے اور دوسرے شہر جا کر نوکری کرنے کا کہتے۔ خواجہ صاحب انھیں سمجھاتے کہ جو خدا دیتا ہے اسی پر صبر کرو لیکن وہ شاگرد کسی طرح نہ مانتے۔ ایک دن وہ خواجہ صاحب کے پاس آئے اور بتایا کہ میں کل بنارس روانہ ہو رہا ہوں۔ وہاں کوئی کام ہو تو بتا دیں۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ وہاں کے خدا کو میرا اسلام کہنا۔ شاگرد نے جب تعجب سے انھیں دیکھا تو انھوں نے کہا کہ جب وہاں اور یہاں کا خدا ایک ہے۔ تو کیوں ہمیں چھوڑ کر جاتے ہو۔ اس بات کا شاگرد کے دل پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے سفر کا ارادہ موقوف کر دیا۔

6

ایک دن بادشاہ کے ایک ،ع، ولی سے دربار میں استاد ابراہیم ذوق بھی موجود تھے کہ ایک مرشد زادہ کسی بیگم کا پیغام لے کر حاضر ہوا اور بادشاہ کے کان میں کچھ کہہ کر واپس جانے لگا۔ حکیم احسن اللہ خاں نے مرشد زادے سے کہا "اس قدر جلدی آنا اور چلے جانا یہ کیا تھا؟"

مرشد زادے نے بے ساختہ کہا: **اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے**

بادشاہ نے **ابراہیم ذوق کی طرف دیکھ کر کہا کہا صاف مصرع کہا ہے تو انھوں نے فوراً شعر بنا دیا۔**

لائی حیات آئے، قضا لے چلی　اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

7

مرزا غالب کی ایک فارسی کی تصنیف "قاطع برہان" پر اس زمانے کے لوگوں نے بہت تنقید کی۔ کسی نے جب غالب سے اس تنقید کا جواب نہ دینے کی وجہ پوچھی تو غالب نے کہا۔ **"بھائی اگر کوئی گدھا تمہارے لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دوگے؟"**

(آبِ حیات)

سبق نمبر 5: **نصوح اور سلیم کی گفتگو** مصنف: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

خلاصہ:

(SG 14-1)(RP, FB, LR 14-11)(GW 15-1)(DG 16-11)

شامل نصاب سبق نصوح اور سلیم کی گفتگو "ڈپٹی نذیر احمد" کے ناول "توبتہ النصوح" سے ماخوذ ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ ایک سال دلی میں ہیضے کی وبا پھیلی تو نصوح بھی اس بیماری میں مبتلا ہو کر اپنی عاقبت کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس نے سوچا کہ اپنے بچوں کو نصیحت کرے۔ اس مقصد کے لیے اس نے اپنے چھوٹے بیٹے سلیم کو اپنے پاس بلایا۔ سلیم کو بیدارا نے جگا کر پیغام دیا کہ بالا خانے پر میاں اسے بلا رہے ہیں۔ سلیم ڈرتا ڈرتا جب اوپر گیا تو اس کے باپ نے اس سے پوچھا کہ وہ مدرسے کیوں نہیں گیا۔ سلیم نے بتایا کہ ایک گھنٹے بعد وہ مدرسے جائے گا۔۔ باپ نے جب پوچھا کہ وہ اپنے بڑے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تو سلیم نے بتایا کہ ان کے اگلے مہینے امتحان ہیں اس لیے وہ امتحان کی تیاری کے لیے اپنے کسی ہم جماعت کے ہاں چلے جاتے ہیں اور پھر وہیں سے مدرسے چلے جاتے ہیں۔ باپ نے جب سلیم سے گنجفہ اور شطرنج کے متعلق پوچھا تو سلیم نے بتایا کہ اسے ان دونوں کھیلوں سے نفرت ہے۔ باپ نے جب حیرت سے کھیلوں سے نفرت کی وجہ پوچھی تو سلیم نے بتایا کہ اسے کھیلوں سے نفرت ان چار لڑکوں کی وجہ سے ہوئی جو ان کی گلی میں رہتے ہیں۔ وہ چاروں بہت اچھی عادات کے مالک ہیں۔ وہ ہر کسی سے سلام لیتے ہیں انھوں نے کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کسی سے جھوٹ بولا ہے۔ وہ سلیم کے مدرسے میں پڑھتے تھے۔ سلیم نے اپنے باپ کو بتایا کہ ایک دن اسے سبق یاد نہ تھا جس وجہ سے مولوی صاحب نے اسے بہت ڈانٹا اور کہا کہ اس لڑکے کے گھر ہی پڑھنے چلے جایا کرو جو تمہارے ساتھ والے گھر میں رہتا ہے۔ سلیم جب اس لڑکے کے گھر گیا تو ان کی نانی جنہیں سب حضرت بی بی کہتے تھے وہ نماز پڑھ رہی تھیں وہ انھیں سلام کیے بغیر ہی اندر چلا گیا جس پر اان کی نانی نے اسے سلام کرنے کی نصیحت کی اور مٹھائی دی۔ سلیم نے اپنے باپ کو بتایا کہ وہ اب ان لڑکوں کے گھر آتا جاتا رہتا ہے اسی لیے اس کا دل کھیلوں سے اچاٹ ہو گیا ہے۔

سبق نمبر 6: **پنچایت** مصنف: منشی پریم چند

خلاصہ:

(GQ 14-1)(FB, DG, BP 15-1)(RP 16-1)(FB 16-1)

سبق پنچایت منشی پریم چند کا تحریر کردہ ہے۔ اس سبق میں انھوں نے حق و صداقت اور عدل و انصاف کی فضیلت ایک کہانی کی صورت میں بیان کی ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک گاؤں میں دو دوست تھے۔ ایک کا نام جمن شیخ اور دوسرے کا نام الگو چودھری تھا۔ دونوں ایک دوسرے پر اتنا اعتماد کرتے کہ اپنا گھر بار بھی ایک دوسرے کے سپرد کر کے باہر چلے جاتے تھے۔ شیخ جمن کی ایک بوڑھی بیوہ خالہ تھی جس کے پاس تھوڑی سی ملکیت تھی۔ لیکن اس کا وارث کوئی نہ تھا۔ جمن نے خالہ کو سبز باغ دکھا کر اس کی ملکیت اپنے نام کرائی۔ جب تک ہبہ نامے پر رجسٹری نہ ہوئی جمن خالہ کی خوب خاطر داریاں کرتا رہا لیکن جیسے ہی پگڑی کی مہر ہوئی تو اس کی خاطر داریوں پر بھی مہر ہو گئی۔ خالہ کے کھانے کی مقدار کم کر دی گئی۔ جب خالہ نے جمن سے کہا کہ وہ اسے مہانہ خرچہ دے دیا کرے تو جمن سخت غصے میں آ گیا۔ آخر جب پنچایت کا دن آیا تو خالہ نے الگو کو اپنا پنچ مقرر کر لیا۔ الگو کے پنچ مقرر ہوتے ہی جمن بہت خوش ہوا کیونکہ الگو اس کا پرانہ دوست تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ فیصلہ اسی کے حق میں کرے گا۔ خالہ نے ساری بات تفصیل

سے بتائی۔ الگو نے تمام ماجرا غور سے سنا اور فیصلہ خالہ کے حق میں کر دیا۔ جمن نے جب دیکھا کہ اس کے قریبی دوست نے فیصلہ اس کے خلاف سنایا ہے تو وہ سخت غصے میں آ گیا۔ ان دونوں کی دوستی دشمنی میں بدل گئی۔ اس پنچایت کے ایک ماہ بعد الگو بیلوں کی ایک جوڑی لے کر آیا۔ ان میں ایک بیل مر گیا تو الگو نے سوچا کہ وہ دوسرے بیل کو فروخت کر دے کیونکہ وہ اکیلے بیل سے کھیتی باڑی کا کام نہیں لے سکتا تھا۔ سمجھو سیٹھ نے الگو سے وہ بیل لے لیا اور قیمت ایک ماہ بعد ادا کرنے کا وعدہ کیا سمجھو نے بیل پر اس قوت برداشت سے بہت زیادہ بوجھ لادا اور اس کے چارے پانی کا وغیرہ کا بھی بالکل خیال نہ رکھتا تھا۔ اس وجہ سے وہ بیل مر گیا۔ الگو نے جب بیل کے پیسے مانگے تو سمجھو نے صاف انکار کر دیا اور اسے کہا کہ اس نے مرا ہوا بیل دیا تھا۔ الگو نے اپنا معاملہ پنچایت کے سامنے پیش کر دیا۔ سمجھو نے جمن کو اپنا پنچ مقرر کیا۔ جمن نے تمام معاملہ غور سے سننے کے بعد فیصلہ الگو کے حق میں کر دیا۔ پنچایت کی مسند پر بیٹھنے کے بعد جمن کو احساس ہوا کہ پنچ کی آواز خدا کی آواز ہوتی ہے اور پنچ کسی کا دوست یا دشمن نہیں ہوتا بلکہ اسے انصاف کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئے اور دونوں کے دلوں کی نفرتیں دور ہو گئیں ان کی دوستی کا مرجھایا ہوا درخت ہرا ہو گیا۔

سبق نمبر 7: **آرام و سکون** مصنف: سید امتیاز علی تاج

خلاصہ: (BP 13-1, 11)(LR, FB, DG, 15-1)(DG, BP 15-11)(BP, RP, and FB 16-11)

شامل نصاب ڈرامہ "آرام و سکون" سید امتیاز علی تاج کا تحریر کردہ ہے۔ اس ڈرامے میں بتایا گیا ہے کہ کام کے ساتھ آرام بھی بہت ضروری ہے۔ اس ڈرامے میں سربراہِ خاندان اشفاق صاحب بیمار ہیں اور ڈاکٹر انہیں دیکھنے کے لیے آیا ہے۔ ان کی بیوی نے ڈاکٹر سے شکایت کرتی ہے۔ کہ یہ صبح دس بجے نکلے شام سات بجے گھر واپس آتے ہیں، ڈاکٹر میاں کا معائنہ کرنے کے بعد بیوی سے کہتا ہے کہ فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ انھیں بس تھکاوٹ کی وجہ سے حرارت ہو گئی ہے۔ اس لیے انھیں آرام کی ضرورت ہے۔ بیوی ڈاکٹر سے کہتی ہے کہ وہ ان کے آرام کا پورا خیال رکھے گی ڈاکٹر کے جاتے ہی بیوی میاں کو تاکید کرتی ہے کہ وہ بس خاموش لیٹے رہیں لیکن پھر خود ہی اسے پوچھتی ہے کہ درد زیادہ تو نہیں ہو رہا۔ میاں بس ہوں ہاں میں جواب دیتا ہے۔ بیوی کمرے سے جاتے وقت گھنٹی میاں کے سرھانے رکھنے لگتی ہے تو اسے گھنٹی نہیں ملتی۔ وہ بلاوجہ شور مچانے لگتی ہے تو میاں اسے بتاتا ہے کہ گھنٹی اس نے رکھی تھی۔ اب بیوی کو غذا کا خیال آتا ہے۔ پہلے وہ بحث کر کے خاوند سے ان کی مرضی پوچھتی ہے۔ جب وہ ساگودانہ کا کہتے ہیں۔

تو اعتراض کر کے یخنی کا مشورہ دیتی ہے۔ ابھی یہ گفتگو ختم نہیں ہو پاتی کہ ننھا (ان کا بیٹا) گاڑی چلانے لگتا ہے جس سے ایک بے ہنگم شور برپا ہو جاتا ہے۔ خدا خدا کر کے بیوی کمرے سے نکلتی ہے۔ تو ملازم جھاڑو لیے آ جاتا ہے۔ میاں اسے ڈانٹ کر باہر نکالتا ہے تو فون کی گھنٹی بجنے لگتی ہے۔
میاں فون اٹھاتا ہے۔ تو فون کرنے والی سے اچھی خاصی بحث ہوتی ہے۔ ابھی وہ فارغ ہو کر لیٹتے ہیں کہ بیگم آ جاتی ہے اور بحث شروع کر دیتی ہے۔ اتنی دیر میں پڑوسن میں اونچی آواز ہارمونیم بجنے لگتا ہے۔ شوہر بیوی سے کہتا ہے کہ انہیں خط لکھ کر منع کرو۔ ابھی وہ خط لکھ رہی ہوتی ہے کہ بچہ چوٹ کھا کر گر جاتا ہے۔ وہ خط چھوڑ کر بچے کو دیکھنے لگتی ہے۔ اتنے میں دروازے پر فقیر آ جاتا ہے۔ فقیر کی آواز مسلسل آتی ہے۔ بچے کے رونے کی آواز اور بیوی کی غضب ناک آواز مل کر ہنگامہ پیدا کر دیتی ہے۔ شوہر اس شور و غل سے تنگ آ کر اٹھتا ہے۔ اور بیوی سے کہتا ہے کہ وہ اس کی شیروانی اور ٹوپی لا دے بیوی غصے سے پوچھتی ہے کہ کہاں جا رہے ہو۔ شوہر کہتا ہے کہ وہ آرام و سکون کے لیے دفتر جا رہا ہے۔

سبق نمبر 8: **لہو اور قالین** مصنف: مرزا ادیب

خلاصہ:

(SG, SW, RP 14-1)(LP, GW 14-11)(MN 15-1, 11)(RP, DG, MN, FB, LR 16-1)(SW, SG 16-11)

شامل نصاب ڈرامہ "لہو اور قالین" مرزا ادیب کی شاندار تحریروں میں سے ایک ہے اس ڈرامے میں مرزا ادیب نے ہمارے معاشرے میں موجود مجبور، بے بس اور دھوکے باز لوگوں سے متعارف کرایا ہے۔ ڈرامیے کے کرداروں میں تجمل ایک سرمایہ دار، بابا اس کا نوکر اور رؤف اس کا پرائیویٹ سیکرٹری ہے۔ اختر ایک مصور ہے۔ جسے تجمل نے اپنے گھر پناہ دے رکھی ہے۔ اختر ایک مفلس، قلاش اور گم نام مصور تھا جو شہر کی تنگ و تاریک گلی کے ایک بدنما سے مکان میں رہتا تھا۔ ایک دن تصویروں کی ایک نمائش میں اس کی ملاقات تجمل سے ہو گئی۔ اس نے اختر کی تصویروں کو سراہا اور جھونپڑی سے نکال کر اپنے محل میں لے آیا اور اسے ہر سہولت مہیا کی۔ تجمل کے ساتھ رہتے ہوئے اختر کو احساس ہوا وہ اس کی سرپرستی محض اپنی شہرت کے لیے کر رہا ہے۔ جس سے اسے شدید صدمہ پہنچا اور وہ ذہنی کشمکش کا شکار ہو گیا۔ اسی کشمکش میں وہ اپنے فن سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔ اختر نے اپنے ایک دوست نیازی سے اپنی ذہنی کشمکش بیان کی۔ نیازی نے اسے مشورہ دیا کہ وہ تجمل کے ہاں ٹھہرا رہے۔ وہ اسے تصویریں بنا کر دیتا رہے گا اور بدلے میں وہ اس سے پیسے لے گا تا کہ اس کا خاندان عزت کی زندگی گزار سکے۔ انھوں نے یہ بات تجمل سے چھپائے رکھی۔ ایک دن نیازی کی بنائی گئی تصویر پورے ملک میں اول انعامی مستحق قرار پائی۔ اختر اس بات سے شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو گیا وہ تجمل کا گھر چھوڑ کر کہیں دور چلا جانا چاہتا تھا۔ تجمل نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی اور اسے اپنے احسانات یاد کروائے۔ اختر نے اسے ساری حقیقت بتا دی۔ حقیقت سننے کے بعد تجمل آپے سے باہر ہو گیا اور سے طعنے دینے شروع کر دیے۔ اس نے اسے احساس فراموش، چور، دھوکے باز اور مجرم کہا۔ اختر نے کہا کہ اس نے خود بھی کہ اس نے خود بھی سوچا تھا کہ وہ ایسا کام کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اس کے رویے نے اسے یہ سب کچھ کرنے پر مجبور کیا۔ تجمل اور اختر میں بحث جاری تھی کہ رؤف بازار سے اخبار لے کر آ گیا جس میں اختر کو اول انعام یافتہ مصور قرار دے جانے کی خبر تھی، اس نے آکر اطلاع دی نیازی خودکشی کر چکا ہے۔ اب اختر کے غم و غصے کی کوئی انتہا نہ رہی اس نے نیازی کا قاتل تجمل کو قرار دیا اور کہا کہ اس نے ایک نہیں بلکہ دو قتل کیے ہیں ایک مصور کے فن کو موت کے گھاٹ اتارا اور دوسرے مصور کی جان لے لی۔ اس نے کہا کہ تجمل جیسے لوگ شہرت کی خاطر فنکاروں کی سرپرستی کرتے ہیں۔
تجمل نے رؤف سے کہہ کر اخرت کو دھکے دے کر باہر نکال دیا۔

سبق نمبر 9: **امتحان** مصنف: مرزا فرحت اللہ بیگ

خلاصہ:(FB, SG, AK, LR, BP 14-1)(GW 15-1)(FB 15-11)(LR 16-11)

شامل نصاب سبق امتحان "مرزا فرحت اللہ بیگ" کا تحریر کردہ ہے۔ اس سبق کو "مضامین فرحت" سے لیا گیا ہے۔ مرزا فرحت اللہ بیگ چھوٹے چھوٹے فقروں سے تحریر مزاق اور طنز کا اتنا خوبصورت تاثر بیان کرتے ہیں کہ پڑھنے والوں کے لبوں پر بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے۔ اس سبق میں مصنف بیان کرتا ہے کہ لوگ نہ جانے کیوں امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں۔ اسے ان گھبرانے والوں پر ہنسی آتی ہے کیونکہ امتحان ایسا ہے اس کی دو

ہی صورتیں ہوتی ہیں پاس یا فیل۔ اگر انسان اس سال کامیاب نہ ہوا تو اگلے سال تو ہو ہی جائے گا۔ مصنف کے دوست امتحان کے دن قریب آتے ہی بہت زیادہ پریشان ہو جاتے تھے لیکن اس پر امتحان کا بلکل بھی اثر نہ ہوتا تھا۔ اس نے دو سال میں "لاء کلاس" کا کورس مکمل کیا۔ حاضری اس کے دوست لگا دیتے تھے اور وہ خود سارا دن گھومنے پھرنے میں گزار دیتا تھا۔ اس کے والدین بہت خوش تھے کہ ان کا بیٹا خوب محنت کر رہا ہے۔ آخر امتحان کے د نقریب آ گئے اور اس کے والدین اس کی تیاری کے سر ہو گئے۔ اس نے اپنے والدین کو دھوکا دیا اور یہ ظاہر کرتا رہا کہ وہ خوب محنت کر رہا ہے۔ اس نے والدین سے تقاضا کیا کہ اسے یکسوئی سے پڑھنے کے لیے الگ کمرہ چاہیے۔ بڑی بی نے اپنے سونے کا کمرہ خالی کر دیا۔ وہ رات سات بجے لیمپ روشن کر کے سو جاتا اور صبح نو بجے اٹھتا اس دوران اگر کوئی آواز دیتا تو پڑھتے وقت جواب نہ دوں گا۔ آخر کار امتحان کا دن آ پہنچا۔ اس نے اپنے والدین سے کہا کہ اس کی تیاری ابھی مکمل نہیں ہوئی لیکن والدین نے سب کچھ تقدیر کے حوالے کرتے ہوئے۔ اسے امتحان میں شرکت کے لیے بھیجا۔ اسے ایک لفظ بھی نہ آتا تھا، اسے کامیابی کی صرف دو امیدیں تھیں۔ "امداد غیبی" یا "پرچوں کا الٹ پھیر" اسے نگران صاحب بہت ہنس مکھ لگے پرچہ ملنے کے بعد جو اطمینان اسکے چہرے پر تھا وہ شاید ہی کسی اور کے چہرے پر ہو گا۔ اسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ پرچہ کس مضمون کا ہے۔ اس نے اپنے برابر والے سے پوچھنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اسے نہ تو نگران صاحب نے خود لکھ بتایا اور نہ ہی کسی اور سے کچھ پوچھنے دیا۔ امتحان ختم ہوئے اور اس کی تمام امیدوں کا خون ہو گیا۔ اس نے اپنے والد صاحب کو ممتحن صاحب کے پاس بھیجا لیکن انہوں نے ان کی بے عزتی کر دی۔ جب نتیجہ نکلا تو وہ تمام مضامین نتیجہ نکالا کہ ان کے بیٹے کے میں بدرجہ اعلیٰ فیل ہو گیا۔ صرف ایک مضمون میں دو نمبر تھے باقی سب میں اسے صفر ملا۔ وہ بہت رویا۔ آخر والدین نے کہا پرچے کسی نے بدل دیے ہیں۔ انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ کوئی بات نہیں آئندہ سال دوبارہ پیپر دے دے۔ آخر کب تک بے ایمانی ہو گی۔
سو دن چور کے تو ایک دن بادشاہ کا۔

سبق نمبر 10: **ملکی پرندے اور دوسرے جانور** مصنف: شفیق الرحمان

خلاصہ: (FB, SG, AK, LR, BP 14-1)(GW 15-1)(FB 15-11)(LR 16-11)

شامل نصاب سبق ملکی پرندے اور دوسرے جانور "شفیق الرحمان" کی تصنیف "مزید حماقتیں" سے لیا گیا ہے۔ اس سبق میں پرندے اور جانور کا تعارف اور ان کی چیدہ چیدہ عادات و فضائل کا ذکر ہے۔ مصنف نے مزاح ہی مزاح میں پرندوں اور جانوروں کو تمثیل بنا کر معاشرے میں بعض لوگوں پر گہرا طنز کیا ہے۔

کوا: مصنف سب سے پہلے کوے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کوا اگرائمر میں ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔ یہ صبح لوگوں کے خراب موڈ کو مزید خراب کرنے آ جاتا ہے یہ کائیں کائیں کرتا ہے جس کے کوئی معنی نہیں ہوتے۔ پہاڑی کوا میدانی کوے سے ڈیڑھ فٹ لمبا ہوتا ہے۔ کوے کی نظر بہت تیز ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت بے چینی سے ادھر ادھر اڑتا رہتا ہے۔ کوے کی پسندیدہ جگہ باورچی خانہ ہے۔ بندوق کی آواز سن کر کوے بہت شور مچاتے ہیں۔

بلبل: بلبل ہر جگہ پائی جاتی ہے سوائے اس جگہ کے جہاں اسے ہونا چاہیئے۔ بلبل کو عام طور پر رونے کی علامت سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ ایک افواہ ہے۔ پروں سمیت محض چند انچ لمبی ہوتی ہے۔ بلبل کے گانے کی وجہ اس کی غمگین خانگی زندگی ہے۔ دوسرے پرندے نقل مکانی کرتے ہیں لیکن بلبل کبھی سفر نہیں کرتی کیونکہ اس کا خیال ہے کہ وہ پہلے ہی سے وہاں ہے جہاں اسے ہونا چاہیئے تھا۔

بھینس: بھینس موٹی، کالی اور خوش طبع ہوتی ہے۔ بھینس زیادہ قابل فخر جانور ہے۔ بھینس ہمارے بغیر رہ سکتی ہے لیکن ہم بھینس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہر وقت تالاب میں لیٹے رہنا یا جگالی کرنا اس کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ بھینس کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے، اس لیے وہ کچھ بھی نہیں سوچتی۔ بھینس کی طرح بھینسا بھی نکما جانور ہے۔ بھینس کے آگے بین بجانے کا کوئی فائدہ نہیں اسے بین سے کوئی دلچسپی نہیں۔

الّو: الّو بربادا اور عقلمند ہونے کے باوجود الّو ہی ہے۔ الّو کا ذکر پرانے بادشاہوں نے بھی کیا ہے۔ الّو کی بیس قسمیں ہیں لیکن ایک الّو کو دیکھنا سب الّوؤں کو دیکھنے کے برابر ہے۔ باتونی پرندوں میں الّو کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔ مادہ الّو اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ لیکن جیسے یہ وہ بڑے ہوتے ہیں انھیں گھر سے نکال دیتی ہے۔

بلی: بلی عموماً ایک سال میں سدھائی جا سکتی ہے۔ بلیوں کی قسمیں گننے والوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ بلی پالنے والوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ بلی انھیں چاہتی ہے۔ دوسرے چارپائی ٹانگوں والے جانور دودھ دیتے ہیں۔ لیکن بلی سارا دودھ پی جاتی ہے۔ بلی اور کتے کے دشمنی مشہور ہے۔ بلی سارا دن میک اپ کرتی ہیں۔ ایک ہی گھر میں رہنے کے باوجود انسان اور بلی اجنبی رہتے ہیں۔

سبق نمبر 11: **قدرِ ایاز** مصنف: کرنل محمد خان

خلاصہ: (GW, SW RP 14-1)(DG, RP MN 14-11)(SG BP 15-1)(SG, LR 15-11)(SW 16-1)

سبق قدرِ ایاز کو "کرنل محمد خان" نے تحریر کیا ہے۔ کرنل محمد خان کا شمار اردو کے ممتاز مزاح نگاروں میں ہوتا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ انھیں کرنل ہونے کے وجہ سے سے فوج کی طرف سے ایک نہایت عمدہ اور وسیع و عریض بنگلا ملا۔ یہ بنگلا باقی کرنلوں کے بنگلوں سے بہت بڑا اور خوبصورت تھا کرنل صاحب نے اپنا بھرم قائم رکھنے کے لیے بنگلے کا کچھ سامان سیکنڈ ہینڈ خریدا مثلاً فریج، قالین، ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ۔ کرنل کا بیٹا امتحان دے کر فارغ تھا ۔ اس لیے وہ سارا دن اپنے دوستوں کے ساتھ بیڈ منٹن کھیلتا اور شام کو اپنے دوستوں کے ساتھ ٹیلی ویژن دیکھتا تھا۔ ان کا ایک ملازم علی بخش نے سلیم کی پرورش کی تھی۔ ایک دن سلیم کی غیر موجودگی میں اس کا دوست امجد اس سے ملنے آگیا۔ علی بخش نے اسے برآمدے میں بٹھا کر پانی پلا کر رخصت کر دیا۔ جس پر سلیم سخت ناراض ہوا اس نے کہا کہ اس کا دوست اسے دیہاتی سمجھتا ہو گا۔ اس نے علی بخش کو بہت برا بھلا کہا۔ علی بخش نے اپنی داستان غم کرنل خان صاحب کو سنائی تو انھیں پتہ چلا کہ تنازع صرف دیہاتی کہنے پر ہوا تھا۔ علی بخش اس لیے ناخوش تھا کہ اسے دیہاتی کہا گیا تھا اور سلیم اس لیے ناراض تھا کہ علی بخش کی غلطی کی وجہ سے امجد نے انھیں دیہاتی سمجھا ہو گا۔ کرنل صاحب نے دونوں کو یہ سمجھانے کے لیے کہ دیہاتی ہونا کوئی برائی نہیں ہے اپنا واقعہ سنایا۔ انھوں نے بتایا کہ ایک لڑکا اپنے گاؤں سے پرائمری پاس کرنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں داخل ہوا۔ وہ جب پہلے دن سکول گیا تو اس کا حلیہ بالکل دیہاتیوں جیسا تھا۔ ماسٹر جی نے اسے شلوار پہننے کو کہا تو اس نے جواب دیا "شلوار تو لڑکیاں پہنتی ہیں"

وہ چھوٹے چودھری کے نام سے جانا جاتا تھا۔ سکول میں ایک سیکنڈ ماسٹر صاحب تھے وہ ہاکی کے کھلاڑی اور شکار کے شوقین تھے اور تمام بول چال میں انگریزی الفاظ استعمال کرتے تھے۔ ایک مرتبہ دسمبر میں شکار کھیلنے گئے تو رات چھوٹے چودھری کے ہاں گزارنے کا فیصلہ کیا۔ لڑکے نے جب اچانک ماسٹر جی کو دروازے پر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ وہ ماسٹر جی کو لے کر چوپال میں آیا جہاں ایک طرف گھوڑی بندھی تھی۔ ماسٹر جی نے چائے کی فرمائش کر دی تو گاؤں والوں نے فرمائش پوری کر دی لیکن شایانِ شان نہ کر سکے رات کو اچھا کھانا کھلا کر ان کی بھرپور مہمان نوازی کی گئی۔ صبح انھیں کھیتوں کی

سیر کروائی گئی۔ اور ناشتہ دیا گیا۔ ماسٹر جی خوشی وہاں سے رخصت ہو گئے۔ بہر حال چھوٹا چودھری محنت سے پڑھتا رہا اور میٹرک کرنے کے بعد کالج گیا اور پھر فوج میں بھرتی ہو گیا۔ سلیم واقعہ بڑے غور سے سنتا رہا اور اس دوران مختلف سوالات کر کے چھوٹے چودھری کا مزاق بھی اڑاتا رہا۔ تمام واقعہ سننے کے بعد سلیم اور علی بخش دونوں کے دل میں دیہاتی کے لیے عقیدت اور محبت کے جذبات پیدا ہو گئے۔ کرنل صاحب نے انھیں خود ہی بتا دیا کہ چھوٹے چودھری وہ خود ہی تھا۔

* حصہ نظم *

نظم نمبر 1: **حمد** مصنف: مولانہ الطاف حسین حالی

خلاصہ: (GW, SW RP 14-1)(DG, RP MN 14-11)(SG BP 15-1)(SG, LR 15-11)(SW 16-1)

اللہ تعالیٰ ہر شے پر محیط ہے۔ کوئی اس کے بھید نہیں پا سکتا۔ صاحب ایمان اور مفکر بھی اس کی محبت کا دم بھرتے ہیں رنج و مصیبت میں گلہ و شکوہ کرنے والے بھی اسی کو اپنا آخری سہارا سمجھتے ہیں۔ صبح کی ہوا اللہ تعالیٰ کی صفات کو دنیا کے حصے میں پہنچا رہی ہے۔

نظم نمبر 2: **نعت** مصنف: امیر مینائی

خلاصہ: (GW, SW RP 14-1)(DG, RP MN 14-11))(SG, LR 15-11

بے شک صبا مدینے سے آتی ہے اور اس میں مدینے کے پھولوں کی خوشبو ہے۔ ہر پرندہ حضرت محمد ﷺ کی شان کے بارے میں ہی گفتگو کرتا ہے۔ شاعر حضور ﷺ کے در پر جینے اور مرنے کی آرزو میں رہتا ہے۔ اسے ہر طرف حضرت محمد ﷺ کا جلوہ نظر آتا ہے وہ اپنے آپ کو حضرت محمد ﷺ کی راہ میں فنا کرنا چاہتا ہے۔ دونوں جہانوں میں نبی پاک ﷺ کا جلوہ ہے۔ حضور ﷺ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔

نظم نمبر 3: **برسات کی بہاریں** مصنف: نظیر اکبر آبادی

خلاصہ: ,(DG, AK 14-1)(RP, SG 14-11)(LR, GW, BP 15-11)(FB 16-1)(MN 16-11)

شاعر کہتا ہے کہ برسات کی وجہ سے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ لہلہا رہا ہے۔ باغات میں بہار آ جاتی ہے۔ بارش چھوٹے چھوٹے قطرے درختوں کے پتوں پر جم جاتے ہیں۔ یہ موتی چمک کر روشنی پیدا کر رہے ہیں۔ بادل ہوائیں مست ہو کر، ہوا پر سوار گھوم رہے ہیں۔ لگا تار بارش سے ہر طرف جل تھل ہے۔ باغات بھیگ رہے ہیں اور سبزہ نہا رہا ہیں۔ بارش کی وجہ ہر طرف سبزہ ہے جو فرش کی مانند نظر آتا ہے۔ ہر طرف گھٹائیں چھا رہی ہیں دنیا کی ہر چیز بارش سے بھیگ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ پرندے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر رہے ہیں۔ غرض برسات سے ہر طرف بہار ہے۔

نظم نمبر 4: **پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ** مصنف: علامہ محمد اقبال

خلاصہ(BP, SW,LR 14-1)(SW 14-11)(SG, FB, RP 15-1)(SW, SG, RP, BP 16-1)(DG 16-11):

جو شاخ موسم میں درخت سے ٹوٹ جائے، وہ بہار میں ہری نہیں ہو سکتی۔ وہ ہمیشہ کے لیے خزاں کا شکار ہو جاتی ہے اور کبھی برگ وبار نہیں دے سکتی۔ اے مسلمان! تیرے باغ پر بھی خزاں آچکی ہے۔ اب اس میں ترو تازہ پھول نہیں ہیں۔ پہلے اس باغ میں سایہ دار درخت تھے، جن کے پتوں میں پرندے چھپ کر گیت گاتے تھے۔ اب وہ پرندے رخصت ہو گئے ہیں۔ تو بھی درخت سے کٹی ہوئی شاخ سے سبق حاصل کر کیونکہ جس طرح ٹہنی درخت سے کٹ کر سر سبز نہیں ہو سکتی، اسی طرح تو بھی ملت سے الگ ہو کر ترقی یا فلاح نہیں پا سکتا۔

* اشعار کی تشریح *

نظم نمبر 1: **حمد** مصنف: مولانہ الطاف حسین حالی

مرکزی خیال: اللہ تعالیٰ کی ذات ہر شے پر محیط ہے۔ کوئی بشر اس کی عظمت تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

شعر 1: قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

تشریح: اس شعر میں حالی نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور دلوں پر اس کے بے پناہ اثر اور قوت کو ثابت کرنے کے لیے ایک نہایت عمدہ مثال دی ہے اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا اثر اور تسلط دلوں پر کیا ہو سکتا ہے کہ مجھ جیسا ایک باغی اور سرکش انسان بھی تیری تعریف کر رہا ہے۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتی ہے اور ایک برے سے برا شخص بھی اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کو ظاہر کرتی ہے۔

شعر 2: گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا بندے سے مگر ہو گا، حق کیسے ادا تیرا

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ قرآن مجید کی ایک پوری صورت ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے متعلق ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔: **ترجمہ: "پس اے گروہ جن و انسان! تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے"۔**

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے نعمتوں کا شمار کرنے بیٹھیں تو اسے شمار نہیں کر سکتے۔ روزِ ازل سے دستور ہے۔ کہ اپنے ساتھ نیکی کرنے والے سے جواب میں نیکی اور بھلائی ہی کہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں دی ہیں ان کے جواب میں انسانوں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کہ ان نعمتوں کا بدلہ دے۔

شعر 3: محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم کچھ کہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

تشریح: اللہ تعالیٰ کی شان و شوکت اس قدر بلند ہے کہ کوئی شخص بھی اس کی حقیقت کو نہیں پا سکتا اور اس سلسلے میں جاننے والا دونوں ایک جیسے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی کچھ حقیقت ظاہر ہوئی، وہ بھی اس کی شان کو نہ جان سکتا ہے اور نہ ہی بیان کر سکتا ہے۔

شعر 4: جچتا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

تشریح: عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنے کسی غلام سے خوش ہوتا ہے تو اسے لباس فاخرہ عطا کرتا ہے۔ وہ غلام اپنے ہم چشموں میں اتراتا پھرتا ہے اور لباس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے لیکن اس کی یہ خوشی چند روزہ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جو شخص اللہ تعالیٰ سے لو لگالیتا ہے اس کی نظروں میں دنیا دنیاوی شان و شوکت کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

ٹاپ سٹڈی نوٹس
اُردُو
9th Urdu
Notes
اُردو کلاس نہم
معروضی و مختصر جوابی سوالات

* کثیر الانتخابی سوالات *

سبق نمبر 1: **ہجرت نبوی ﷺ** مصنف: مولانا شبلی نعمانی

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	سبق "ہجرت نبوی ﷺ" کے مصنف ہیں۔	سر سید احمد خاں	**مولانا شبلی نعمانی**	سید سلیمان ندوی	مولانا الطاف حسین حالی
2	حافظِ عالم نے کہاں کے طرف ہجرت کا حکم دیا تھا؟	**مدینہ شریف**	حبشہ	ایران	روم
3	حضور ﷺ نے مدینہ کو ہجرت کی۔ اکثر صحابہ مدینے پہنچ گئے؟	نبوت کے دسوں سال	نبوت کے بارھویں سال	نبوت کے گیارہویں سال	**نبوت کے تیرہویں سال**
4	ہجرت کے لیے پہلے سے قرار داد ہو چکی تھی۔	**حضرت ابو بکر صدیق سے**	حضرت عمر سے	حضرت عامر سے	حضرت علی سے
5	غارِ ثور میں راتیں گزاریں:	چار	پانچ	سات	**تین**
6	گھر سے غار میں پہنچا آتی تھیں۔	حضرت فاطمہ	حضرت عائشہ	**حضرت اسماء**	حضرت حفصہ
7	حضرت محمد ﷺ نے کس سے فرمایا کے گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔	**حضرت ابو بکر**	حضرت عمر	حضرت عثمان	حضرت علی

سبق نمبر 2: **مرزا غالب کے عادات و خصائل** مصنف: مولانا الطاف حسین حالی

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	مرزا غالب نہایت وسیع تھے۔	**اخلاق**	افکار	خصائل	کردار
2	لوگ اکثر مرزا غالب کو خط لکھتے تھے۔	**اخلاق**	افکار	خصائل	کردار
3	مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا۔	نفرت	لالچ	حسد	**مروت اور لحاظ**
4	کس نے سودا کو میر پر ترجیح دی؟	**ذوق نے**	غالب نے	مومن نے	شیفتہ نے
5	نصابی سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کے مصنف ہیں۔	علامہ اقبال	مولانا شبلی نعمانی	سید سلیمان ندوی	**مولانا الطاف حسین حالی**
6	فواکہ میں غالب کو بہت مرغوب تھا؟	خربوزہ	تربوز	**آم**	آڑو
7	مولانا الطاف حسین حالی کی مشہور کتابیں ہیں۔	حیاتِ جاوید اور حیاتِ	یادگارِ غالب اور	مدو جزرِ اسلام اور	**الف، ب، ج تمام**

		سعدی	مقدمہ شعر وشاعری	حیات سعدی	

سبق نمبر 3: **کاہلی** مصنف: سر سید احمد خان

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	روٹی پیدا کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے:	آرام	**محنت**	سفارش	سرمایہ کاری
2	لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں:	بے فکر رہنے والے	خوش گپیاں کرنے والے	**روزانہ محنت کرنے والے**	خود میں مگن رہنے والے
3	قوم کی بہتری کی توقع کی جاسکتی ہے:	**کاہلی چھوڑ کر**	فکر مند چھوڑ کر	خوش وخرم رہ کر	پریشان رہ کر
4	انسانی دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ کر ہو جاتا ہے:	چست، چالاک	ست، کاہل	مجبور، بے بس	**کاہل اور حیوان صفت**
5	کسی شخص کے دل کو نہیں رہنا چاہیئے۔	**بے کار**	مصروف	فکر مند	غمگین
6	سبق "کاہلی" کے مصنف کون ہیں؟	حضرت فاطمہ	حضرت عائشہ	**حضرت اسماء**	حضرت حفصہ
7	حضرت محمد ﷺ نے کس سے فرمایا کے گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔	منشی پریم چند	مرزاادیب	**سر سید احمد خاں**	کرنل محمد خاں

سبق نمبر 4: **شاعروں کے لطیفے** مصنف: مولانہ محمد حسین آزاد

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب ہر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	میر اور مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے؟	خواجہ میر درد کے	میر انیس	**خواجہ باسط کے**	ابراہیم ذوق کے
2	انشاءاللہ خاں ایک دن کس کی ملاقات کو آئے؟	غالب کی	میر درد کی	**جرات کی**	مصحفی کی
3	یہ مصرع "اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی" کس شاعر کا ہے؟	انشاء کا	**جرات کا**	درد کا	میر کا
4	" قاطع برہان" کے مصنف کون ہیں؟	ذوق	مومن	**غالب**	سود
5	خواجہ باسط نے کہا مرزا کا کلام ہے۔	**واہ**	حقیقت	فریب	آہ
6	اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کہ سوجھی، کس شاعر کا مصرعہ ہے؟	**سید انشاء**	جرات	محمد حسین آزاد	شیخ امام بخش ناسخ
7	حضرت محمد ﷺ نے کس سے فرمایا کے گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔	**حضرت ابو بکر**	حضرت عمر	حضرت عثمان	حضرت علی

سبق نمبر 5: **نسوح اور سلیم کی گفتگو** مصنف: ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	سلیم کو کس نے آ کر جگایا؟	نصوح نے	**بیدارا نے**	ماں نے	حضرت بی نے
2	ماں کی گود میں کون سویا ہوا تھا؟	بلی	سلیم	**لڑکی**	بیدارا
3	سلیم ڈرتا ڈرتا کہاں گیا؟	مدرسے	بازار	مسجد	**اوپر**
4	کھیل کے پیچھے کون دیوانہ بنا رہتا تھا؟	نصوح	**سلیم**	بیدارا	منجھلا لڑکا

سبق نمبر 6: **پنچایت** مصنف: منشی پریم چند

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	نصاب سبق "پنچایت" کے مصنف ہیں:	مولانا الطاف حسین حالی	مولانا شبلی نعمانی	**منشی پریم چند**	کرنل محمد خاں
2	جمن شیخ اور الگو چودھری میں تھا؟	یارانہ	مشترکہ کاروبار	دوستانہ	**یہ تمام**
3	الگو چودھری کا بیل کس نے خریدا؟	جمن نے	رام دھن نے	خالہ جی نے	**سمجھو سیٹھ نے**
4	شیخ جمن کے والد محترم شیخ جمعراتی کا پیشہ کیا تھا؟	وکیل	**استاد**	کاشتکار	جج
5	جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا تھا۔	نخرہ	**یارانہ**	ہمدردانہ	امیرانہ

سبق نمبر 7: **آرام وسکون** مصنف: سید امتیاز علی تاج

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	سبق "آرام وسکون" کے مصنف کون ہیں؟	**امتیاز علی تاج**	شفیق الرحمان	مولانا محمد حسین	ڈپٹی نذیر احمد دہلوی
2	ڈاکٹر کے مطابق میاں کو کیا بیماری تھی؟	شوگر	دل کی بیماری	**تکان اور حرارت**	سر درد
3	میاں کتنے بجے دفتر جایا کرتے تھے؟	**صبح آٹھ بجے**	شام سات بجے	صبح دس بجے	صبح نو بجے
4	ڈاکٹر نے میاں کو کس بات کی تاکید کی؟	وقت پر دوا خانے کی	انجکشن لگوانے کی	**خاموش لیٹے رہنے کی**	سیر کرنے کی
5	سبق "آرام وسکون" میں گھریلو ملازم کا نام کیا تھا؟	کلو	**للو**	صلو	ڈھلو

سبق نمبر 8: **لہو اور قالین** مصنف: مرزا ادیب

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	تجمل کے نزدیک اختر کو ضرورت تھی:	**پیسوں کی**	دوا کی	مکمل آرام کی	سیر وسیاحت کی
2	نکشاف کے بعد تجمل نے اختر کو کہا:	ذلیل	جھوٹا	فریبی	**چور اور مجرم**
3	سردار تجمل حسین کو کوٹھی کا ایک وسیع کمرہ تھا:	**اسٹوڈیو**	شاہکار	آراستہ	انشاطسیر وسیاحت کی
4	کس کی نظروں میں تجمل قاتل تھا؟	قانون کی	**انسانیت کی**	لوگوں کی	اخلاق کی
5	سبق لہو اور قالین میں تجمل کس کو خطرناک قرار دیتا ہے؟	روف کو	**اختر کو**	نیازی کو	ہمسائے کو

سبق نمبر 9: **امتحان** مصنف: مرزا فرحت اللہ بیگ

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	بندے پر امتحان کا اثر تھا:	**رتی برابر**	ذرا برابر	بالکل	معمولی
2	طالب علم نے کتنے سال میں لاء کلاس پورا کیا؟	چار سال	**دو سال**	تین سال	پانچ سال
3	طالب علم نے کس سے پوچھا کہ یہ پرچہ کس مضمون کا ہے؟	نگران سے	**گارڈ صاحب سے**	سپرنٹنڈنٹ سے	کسی طالب علم سے
4	طالب علم کتنی دیر میں کمرے سے باہر نکل آتا؟	**آدھا گھنٹا بعد**	ایک گھنٹے بعد	دو گھنٹے	تین گھنٹے بعد

سبق نمبر 10: **ملکی پرندے اور دوسرے جانور** مصنف: شفیق الرحمان

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	کوا، گرائمر میں ہمیشہ استعمال ہوتا ہے:	**مذکر**	مؤنث	اسم مورفہ	اسم آلہ
2	کوا کہاں بہت مسرور رہتا ہے۔	صحن میں	**باورچی خانہ میں**	فضا میں	غسل خانے میں
3	ح بلبل ایک پرندہ ہے؟	**روایتی**	شاعرانہ	دیسی	ولایتی
4	الو کی قسمیں۔	پانچ	دس	پندرہ	**بیس**
5	غا شفیق الرحمان کی اردو ادب میں وجہ شہرت ہے:	ناول نگاری	**مزاح نگاری**	افسانہ نگاری	ب اور ج
6	پہاڑی کوا کتنا لمبا ہوتا ہے؟	ایک فٹ	دو فٹ	تین فٹ	**ڈیڑھ فٹ**

سبق نمبر 11: **قدرِ ایاز** مصنف: کرنل محمد خان

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	کرنلوں کو رہائش کے لیے بنگلے کس کلاس کے ملتے ہیں؟	اے کلاس	بی کلاس	**سی کلاس**	ڈی کلاس
2	تمام دیہاتیوں نے ماسٹر جی نے کون سے خورداروں کی خیریت دریافت کی؟	نومولود	شیر خوار	**نومولود**	تابع دار
3	ماسٹر جی نے کس چیز کی فرمائش کی؟	کارن فلیک کا	لسی کا	**چائے کا**	کافی کا

* حصہ نظم *

نظم نمبر 1: **حمد** مصنف: مولانا الطاف حسین حالی

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو، کہلاتی ہے:	**حمد**	نعت	منقبت	قصیدہ
2	اپنی کملی میں مگن رہتا ہے:	**تیرا گدا**	تیرا بندہ	تیرا فقیر	تیرا عاشق
3	نظم حمد میں کون سا بندہ حمد سرا ہے؟	**نافرمان**	فرمانبرداری	محرم	امانت دار
4	اجو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تیرا	شکوہ	شکایت	سوا	**گلا**
5	غا شفیق الرحمان کی اردو ادب میں وجہ شہرت ہے:	ناول نگاری	**مزاح نگاری**	افسانہ نگاری	ب اور ج
6	پہاڑی کوا کتنا لمبا ہوتا ہے؟	ایک فٹ	دو فٹ	تین فٹ	**ڈیڑھ فٹ**

نظم نمبر 2: **نعت** مصنف: امیر مینائی

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	تذکرہ ہے تیرا زبان پر۔	بلبل کی	کوئل	**طوطی و بلبل**	طوطی کی
2	شاعر کے لیے باعث حرمت ہے۔	**خاک مدینہ**	خاک مکہ	خاک نجف	خاک وطن
3	شامل نصاب "نعت" کے شاعر ہیں:	حالی	نظیر اکبر آبادی	علامہ اقبال	**امیر مینائی**
4	امیر مینائی پیدا ہوئے۔	**لکھنو میں**	اودھ میں	دلی میں	میرٹھ میں
5	نظم "نعت" میں صبا کہاں سے آتی ہے؟	مکے سے	**مدینے سے**	باغ سے	سمندر سے

نظم نمبر 3: **برسات کی بہاریں** مصنف: نظیر اکبر آبادی

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	پہلا عوامی شاعر تسلیم کیا گیا ہے	**نظیر اکبر آبادی کو**	حالی کو	اکبر الہٰ آبادی کو	محمد حسین آزاد کو
2	سبحان تیری قدرت پکارتے ہیَ	مور	چرند پرند	طوطے	**تیتر**
3	نظیر اکبر آبادی کا اصل نام ہے۔	**علی محمد**	خوشی محمد	شفیع محمد	ولی محمد
4	نظم "برسات کی بہاریں" کس ہیت میں تحریر کی گئی ہے۔	مخمس	**امیر مینائی**	معریٰ	ان میں کوئی نہیں ہے
5	نظم "برسات کی بہاریں" کے شاعر کا نام ہے۔	**نظیر اکبر آبادی**	حالی	اکبر الہٰ آبادی	محمد حسین آزاد

نظم نمبر4: **پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ** مصنف:علامہ محمد اقبال

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	ٹوٹی ڈالی ممکن نہیں ہری ہو۔	**سحاب بہار سے**	سحاب برسات سے	سحاب زمستاں سے	سحاب گرما سے
2	اخلوت اوراق میں نغمہ زن تھے	طوطی	**طیور**	طوطے	بلبل
3	پیوستہ رہ شجر سے اور رکھ	**امید بہار**	امید برگ وبار	امید شادابی	امید زندگی
4	لامہ اقبال کا سن وفات ہے۔	**1938ء**	1934ء	1937ء	1935ء
5	غا شفیق الرحمان کی اردو ادب میں وجہ شہرت ہے:	ناول نگاری	**مزاح نگاری**	افسانہ نگاری	ب اور ج
6	پہاڑی کو اکتنا لمبا ہوتا ہے؟	ایک فٹ	دوفٹ	تین فٹ	**ڈیڑھ فٹ**

* حصہ غزل *

غزل نمبر1: **ہستی ایک حباب کی سی ہے** مصنف:میر تقی میر

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	میر تقی میر پیدا ہوئے۔	**آگرہ میں**	آلہٰ آباد میں	شاہجہاں آباد میں	گجرت میں
2	میر کو "سر تاج شعرائے اردو" قرار دیا ہے۔	**ڈاکٹر مولوی عبد الحق نے**	ڈاکٹر عبد اللہ نے	ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے	ڈاکٹر عبادت بریلوی نے
3	ہستی اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی سی ہے۔	**حباب**	کباب	شراب	خراب
4	میر تقی میر کی وجہ شہرت ہے۔	**غزل**	نظم	مرثیہ	قصیدہ
5	بقول میر تقی میر! آتش غم میں بھنے دل سے بو آرہی ہے۔	ناول نگاری	**مزاح نگاری**	افسانہ نگاری	ب اور ج

غزل نمبر2: **رخ وزلف پر جان کھویا کیا** مصنف:خواجہ حیدر علی آتش

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	وندان یار کے وصف لکھتے ہوئے موتی پروتا رہا۔	**میرا قلم**	میرا ہاتھ	میرا تخیل	میرا کلام
2	آتش کا سن ولادت ہے۔	**1764ء**	1761ء	1762ء	1763ء
3	برہمن کو کس بات کی حسرت رہی؟	**باتوں کی**	رونے کی	غم کھانے کی	محبت کی

غزل نمبر3: **دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟** مصنف:مرزا اسد اللہ خان غالب

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	ہم ہیں مشتاق اور وہ۔	**بیزار**	پریشان	بے قرار	بے وفا
2	بھلا کر، تیرا بھلا ہو گا: کس کی صدا ہے؟	فقیر کی	**درویش کی**	عوام کی	خاص وعام کی
3	مرزا غالب نے کس نادان کہا ہے	محبوب کو	عقل کو	دشمن کو	**دل کو**
4	مرزا غالب نے پنشن میں اضافہ کے لیے سفر کیا۔	**کلکتہ کا**	بمبئی کا	آگرہ کا	دراس کا

غزل نمبر4: **لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں** مصنف: بہادر شاہ ظفر

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	بلبل کی قسمت میں قید لکھی تھی۔	**بہار میں**	برسات میں	خزاں میں	زمستان میں
2	بہادر شاہ ظفر کا سن وفات ہے۔	1866ء	1867ء	1868ء	**1869ء**
3	بہادر شاہ ظفر آخری تاجدار تھے۔	لودھی خاندان کے	**خاندان مغلیہ کے**	تعلق خاندان کے	خاندان بلبن کے
4	بہادر شاہ ظفر کو قید کر دیا گیا۔	**رنگون میں**	ملایا میں	مالٹا میں	چاٹگام میں
5	بہادر شاہ ظفر کس شاعر سے شاعری کی اصلاح لیتے تھے؟	خواجہ حیدر علی آتش	**مرزا غالب**	امیر مینائی	نظیر اکبر آبادی

ٹاپ سٹڈی نوٹس
اردو
9th Urdu
Notes
اردو کلاس نہم
معروضی و مختصر جوابی سوالات

خلاصہ(BP, SW,LR 14-1)(SW 14-11)(SG, FB, RP 15-1)(SW, SG, RP, BP 16-1)(DG 16-11):

جو شاخ موسم میں درخت سے ٹوٹ جائے، وہ بہار میں ہری نہیں ہو سکتی۔ وہ ہمیشہ کے لیے خزاں کا شکار ہو جاتی ہے اور کبھی برگ وبار نہیں دے سکتی ۔اے مسلمان! تیرے باغ پر بھی خزاں آچکی ہے۔ اب اس میں ترو تازہ پھول نہیں ہیں۔ پہلے اس باغ میں سایہ دار درخت تھے، جن کے پتوں میں پرندے چھپ کر گیت گاتے تھے۔ اب وہ پرندے رخصت ہو گئے ہیں۔ تو بھی درخت سے کٹی ہوئی شاخ سے سبق حاصل کر کیونکہ جس طرح ٹہنی درخت سے کٹ کر سرسبز نہیں ہو سکتی، اسی طرح تو بھی ملت سے الگ ہو کر ترقی یا فلاح نہیں پا سکتا۔

* اشعار کی تشریح *

نظم نمبر 1: **حمد** مصنف: مولانا الطاف حسین حالی

مرکزی خیال: اللہ تعالیٰ کی ذات ہر شے پر محیط ہے۔ کوئی بشر اس کی عظمت تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

شعر 1: قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

تشریح: اس شعر میں حالی نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور دلوں پر اس کے بے پناہ اثر اور قوت کو ثابت کرنے کے لیے ایک نہایت عمدہ مثال دی ہے اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا اثر اور تسلط دلوں پر کیا ہو سکتا ہے کہ مجھ جیسا ایک باغی اور سرکش انسان بھی تیری تعریف کر رہا ہے۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتی ہے اور ایک برے سے برا شخص بھی اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کو ظاہر کرتی ہے۔

شعر 2: گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا بندے سے مگر ہو گا، حق کیسے ادا تیرا

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ قرآن مجید کی ایک پوری صورت ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے متعلق ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔: **ترجمہ: "پس اے گروہ جن و انسان! تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے"۔**

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے نعمتوں کا شمار کرنے بیٹھیں تو اسے شمار نہیں کر سکتے۔ روزِ ازل سے دستور ہے۔ کہ اپنے ساتھ نیکی کرنے والے سے جواب میں نیکی اور بھلائی ہی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں دی ہیں ان کے جواب میں انسانوں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کہ ان نعمتوں کا بدلہ دے۔

شعر 3: محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم کچھ کہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

تشریح: اللہ تعالیٰ کی شان و شوکت اس قدر بلند ہے کہ کوئی شخص بھی اس کی حقیقت کو نہیں پا سکتا اور اس سلسلے میں جاننے والا دونوں ایک جیسے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی کچھ حقیقت ظاہر ہوئی، وہ بھی اس کی شان کو نہ جان سکتا ہے اور نہ ہی بیان کر سکتا ہے۔

شعر 4: جچتا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

تشریح: عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنے کسی غلام سے خوش ہوتا ہے تو اسے لباس فاخرہ عطا کرتا ہے۔ وہ غلام اپنے ہم چشموں میں اتراتا پھرتا ہے اور لباس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے لیکن اس کی یہ خوشی چند روزہ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جو شخص اللہ تعالیٰ سے لو لگا لیتا ہے اس کی نظروں میں دنیا دنیاوی شان و شوکت کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

شعر 5: توہی نظر آتا ہے ہر شے یہ محیط ان کو جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گِلا تیرا

تشریح: اے اللہ! تو ہی قادر مطلق اور مالک و مختار ہے جو لوگ دکھ تکلیف اور پریشانی میں تیری شکایت کرتے ہیں، وہ مصیبتوں میں گھبرا جاتے ہیں۔ ان کی ہمت جواب دے جاتی ہے اور وہ حوصلہ ہار جاتی ہیں۔ ان کی ہر کوشش اور تدبیر ناکام ہو جاتی ہے وہ ہر طرف سے مایوس ہو کر تیری بارگاہ میں پلٹتے ہیں ۔ وہ تجھی سے فریاد کرتے ہیں اور وہ یقین کر لیتے ہیں کہ صرف تو ہی پریشانیوں سے انہیں نجات دلا سکتا ہے۔

شعر 6: آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام، صبا تیرا

تشریح: اللہ تعالیٰ کی ذات ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی پہچان کے لیے یہ ساری دنیا بنائی ہے۔ یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس پیغام کو کب اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ ذات کے ہونے کا قرار کرتی ہے۔ ہر چیز سے اللہ تعالیٰ کا جلوہٴ ظاہر ہوتا ہے۔ صبح صبح ٹھنڈی ہوا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے گیت گاتی ہوئی ہر جگہ پہنچتی ہے۔

شعر 7: ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے کچھ رنگِ بیاں حالی ہے سب سے جدا تیرا

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے حالی! تیرا بات کرنے کا انداز باقی شاعروں کے مقابلے پر انوکھا اور پر تاثیر ہے۔ تیرے بیان میں درد، سچائی اور خلوص ہے اور ان خوبیوں کی وجہ سے تیرا ہر ایک لفظ دل پر گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

نظم نمبر 2: **نعت** مصنف: امیر مینائی

مرکزی خیال: شاعر نعت میں حضرت محمد ﷺ سے اپنی بے پناہ ہمت اور عقیدت کا اظہار کر رہا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی ذات کامل ذات ہے۔

شعر 1: صبا بے شک آتی مدینے سے تو ہے کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بو ہے

تشریح: شاعر امیر مینائی نعتیہ اشعار کے صورت میں ثنائے مصطفیٰ میں رطب اللسان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صباحت چلتی ہے تو چار سو خوشبو لیے ہوتی ہے۔ وہ صبا سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں اے صبا! جب تو مدینے سے ہو کر آتی ہے تو تم میں بہت خوشبو ہوتی ہے۔ بے شک تم میں ضرور خوشبو ہو گی کیوں کہ تم میرے محبوب حضرت محمد ﷺ کی گلیوں سے ہو کر آئی ہے۔

شعر 2: سنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے

تشریح: ہم نے طوطی اور بلبل کی باتیں سنیں۔ ان کی زبان پر آپ ﷺ ہی کا ذکر اور گفتگو ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان، طوطی اور بلبل جیسے خوش گلو پرندے کی زبان بھی آپ ﷺ ہی کا ذکر ہے۔ وہ آپ ﷺ ہی کے بارے میں باتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے جو وعدہ فرمایا تھا: بے شک اے نبی ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا ہے۔ دنیا بھر کے انسانوں کے ساتھ ساتھ پرندے بھی آپ ﷺ کی نعت میں مصروف ہیں۔

شعر 3: جیوں تیرے در پر، مروں تیرے در پر یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو

تشریح: آپ ﷺ کی محبت ہر مومن کے دل میں زندہ ہے۔ آپ ﷺ مومن کے ایمان کا حصہ ہے۔ آپ ﷺ کی محبت کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ اسی تعلق کی وجہ سے ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کی در پر ہی اپنی زندگی گزارے۔ زندگی گزارنے کے بعد جب معت کا لمحہ آئے تو بھی وہ اسی در پر مرنے کی خواہش کرتا ہے۔

شعر 4: جسے جس طرف آنکھ، جلوہ ہے اس کا جو یک سو ہو دل تو وہی چار سو ہے

تشریح: امیر مینائی کہتے ہیں کہ کائنات ارضی کے ایک ایک ذرے میں آپ ﷺ کی ثناء موجود ہے جس طرف بھی آنکھ اٹھائیں آپ ﷺ کا جلوہ ہی نظر آتا ہے۔ شاعر کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو ساری کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس لیے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔

شعر 5: تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر یہی میری حرمت، یہی آبرو ہے

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ مدینے جاؤں اور پھر وہیں کا ہو کر رہ جاؤں۔ مرنے کے بعد حضور ﷺ کے راستے کی خاک پر حضور ﷺ کے قدم پڑے ہیں، اس خاک میں مل جاؤں۔ میرے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا عزت اور حرمت ہو گی۔

شعر 6: یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا مکاں میں بھی تو، لامکاں میں بھی تو ہے

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا میں آپ ﷺ کا ظہور ہے جب کہ عالم اقدس میں آپ ﷺ کا نور ہے۔ گویا مکاں اور لامکاں میں آپ ﷺ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تخلیق سے پہلے عالم اقدس میں سب سے پہلے آپ ﷺ کا نور پیدا فرمایا۔ حضرت آدمؑ اس دنیا میں سب سے پہلے تشریف لائے جب کہ نبی اکرم ﷺ سب سے آخر میں مبعوث ہوئے۔

شعر 7: جو بے داغ لالہ، جو بے خار گل ہے وہ تو ہے، وہ تو ہے، وہ تو ہے، وہ تو ہے

تشریح: لالہ کا پھول جو اپنی خوب صورتی اور رعنائی میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ لاہ لہ کے پھول کی رعنائی اپنی خوب صورتی کے باعث دنیا میں لاثانی ہے لیکن اس میں ایک کمی ہوتی ہے کہ اس میں ایک داغ ہوتا۔ اسی لیے دوسرے پھول جو خوب صورتی میں کمال درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں جو ہاتھ کو زخمی کو دیتے ہیں۔ شاعر نے آپ ﷺ کو لانے سے بڑھ کر خوب صورت کہا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات ایک مکمل ذات ہے۔ اس میں کوئی داغ، کوئی عیب نہیں ہے۔ اسی طرح پھولوں کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں لیکن آپ ﷺ ایسے پھول کی مانند ہیں جن کے ساتھ کوئی کانٹا نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی ذات رحمت ہی رحمت ہے۔ انسان کامل ہونے کا شرف صرف حضرت محمد ﷺ کو ہی حاصل ہے۔

نظم نمبر 3: **برسات کی بہاریں** مصنف: نظیر اکبر آبادی

شعر 1: ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھمجھاہٹ، قطرات کی بہاریں ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ دور دور تک سرسبزی اور شادابی نظر آتی ہے۔ ہوا کے چلنے سے باغوں اور کھیتوں میں اگا ہوا سبزہ لہلہاتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ بارش کے قطرے سبزے پر موتیوں کی صورت بہار دکھا رہے ہیں۔ ایسا دلکش نظارا صرف کسی ایک طرف ہی نہیں ہے بلکہ جدھر بھی نظر اٹھائیں، یہی حسین اور دلفریب سماں نظر آتا ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

شعر 2: بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں

پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں گلزار بھیگتے ہیں سبزے بہار ہے ہیں

کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: بادل ہوا کے دوش پر سوار ہو کر آ رہے ہیں اور مستی کے عالم میں برس رہے ہیں۔ جھڑیاں لگی ہوئی ہیں۔ بارش کے سبب جل تھل ایک ہو رہے ہیں۔ گڑھے پانی سے لبالب بھر گئے ہیں۔ باغات میں بارش کے عجیب سماں باندھ رکھا ہے۔ ہرے بھرے پودے، پھل پانی سے بھیگے ہوئے ہیں۔ یہ صرف گلزاروں تک ہی محدود نہیں بلکہ حد نگاہ تک سبزہ پانی میں نہایا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ہر طرف برسات کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

شعر 3: ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے

جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے

کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: موسم برسات میں مینہ کے سبب ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے سبز رنگ کی چادر بچھی ہوئی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہرے ہرے بچھونے قدرت نے بچھائے ہیں میدان تو میدان جنگلوں میں بھی سبز رنگ کے بستر بچھ گئے ہیں۔ جہاں تک نظر کام کرتی ہے۔ ہر طرف زمرد فرش بچھا ہوا ہے۔ گویا ہر طرف برسات کی حکمرانی ہے۔

شعر 4: سبزوں کی لہلہاہٹ، کچھ ابر کی سیاہی اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی

سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تابہ ماہی یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی

کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: دور دور تک سبزہ، ہوا چلنے سے لہلہاتا اور جھومتا نظر آتا ہے۔ کالے کالے بادل گھرے ہوئے ہیں۔ آسمان پر سرخ اور سفید گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ مسلسل بارش ہو رہی ہے جس کے باعث تمام انسان، چرند اور پرند بھیگ رہے ہیں۔ اے اللہ! تیرے سوا کون ہے جو برسات کی ایسی کرشمہ ساز دکھائے۔ بے شک یہ تو ہی ہے جس کے فیض سے ہر طرف برسات کی دھومیں مچی ہوئی ہیں۔

شعر 5: کیا کیا رکھے ہے یا رب، سامان تیری قدرت بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت

سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت

کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ برسات نے عجب سماں پیدا کر دیا ہے۔ قدرت نے انسان کا دل لبھانے کی لیے کیا کیا سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ مستیاں ہیں جو کیف آور ہیں، مناظر دِل آویز ہیں۔ لہلہاہٹ، مسکراہٹ، جھجھماہٹ کی دل فریبیاں الگ ہیں۔ ہر چیز پر نکھار ہے۔ ہر شے شاداب ہے۔ ماحول شاداں و فرحاں ہے۔ چار سو رنگینیاں چھائی ہوئی ہیں۔ کلیوں کی چٹک، سبزے کی لہک، پھولوں کی مہک، پانی کے قطرے کی چمک اور دمک خوشگوار سماں کر رہی

ہے۔ یہ رنگارنگ سماں قدرت کا خاص عطیہ ہے۔ برسات کا یہ حسین موسم دِلوں میں خوش، ارتعاش اور مستی پیدا کرتا ہے۔ قدرت کی کرشمہ سازیاں دیکھ کر سب لوگ مست و بے خود ہو رہے ہیں۔

نظم نمبر 4: **پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ** مصنف: علامہ محمد اقبال

شعر 1: ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

تشریح: کسی درخت سے کوئی شاخ اگر خزاں کے موسم میں ٹوٹ کر درخت سے علیحدہ ہو جائے تو وہ کبھی سر سبز شاداب نہیں ہو سکتی۔ خواہ اس پر بہار کو موسم میں برسنے والا بادل کتنی ہی دیر تک کیوں نہ برستا رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ درخت سے اس کا تعلق ٹوٹ چکا ہے اور چونکہ درخت اپنے تنے اور پتوں کے ذریعے غذا حاصل کرتا ہے اس لیے وہ ٹوٹی ہوئی شاخ اس غذا سے محروم ہو جاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے اور کبھی ہری نہیں ہو سکتی۔

شعر 2: ہے لازوال عہدِ خزاں اس کے واسطے کچھ واسطہ نہیں ہے اسے برگ وبار سے

تشریح: درخت سے علیحدہ ہونے والی شاخ کا موسموں کے اثرات سے کوئی تعلق رہا۔ اس شاخ کے لیے ہمیشہ موسمِ خزاں رہے گا۔ موسم خزاں میں پھل اور پتے درخت کا حصہ نہیں رہے۔ عام طور پر اس موسم میں نئی کونپلیں نہیں نکلتی۔ پھل اور پتے بننے میں پھل کا عمل اس موسم میں رک جاتا ہے۔ ایسی مثال کے ذریعے شاعر مسلمانوں کو درس دے رہے ہیں کہ شاخ سے علیحدہ ہو کر اس کا کوئی کام فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ کامیابی صرف اتحاد کی صورت میں ہی ممکن ہے۔

شعر 3: ہے تیرے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور خالی ہے جیب گل، زرِ کامل عیار سے

تشریح: اے مسلمان! تیرے باغ میں بھی خزاں کا موسم آیا ہوا ہے۔ تیرے باغ میں بھی اب تر و تازہ اور شگفتہ پھول نظر نہیں آتے۔ ان پھولوں کا گریباں مکمل خالص سونے سے خالی ہے یعنی ان پھولوں میں دردآنے نہیں ہیں، جو ان کی تر و تازگی کا اصل سبب ہوتے ہیں۔ اگر یہ دانے نہ ہوتے تو پھول سوکھ جاتا ہے اور اس میں شگفتگی اور تر و تازگی آسکتی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اے مسلمان تو زوال کا شاکار ہے۔ تمہارا ایمان کمزور ہو چکا ہے۔ اس لیے تم پر پستی اور زوال چھا گیا ہے۔

شعر 4: جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور رخصت ہوئے ترے شجر سایہ دار سے

تشریح: تیرے باغ میں سایہ دار درخت تھے جن کے پتوں میں پرندے چھپ کر گیت گایا کرتے تھے، اب وہ پرندے باغ سے رخصت ہو گئے ہیں کیونکہ بہار کو موسم ختم ہو گیا ہے اور خزاں کا موسم آن پہنچا ہے اور درخت ٹنڈ ہو گئے ہیں اور خوش الحان پرندے اجڑے ہوئے باغ کو چھوڑ گئے ہیں یعنی جو شاخ درخت سے کٹ کر الگ ہو چکی ہو وہ سوکھ جاتی ہے۔ اس پر نہ تو کوئی پرندہ بیٹھتا ہے اور نہ ہی ان سے نغمہ زنی کی امید کی جا سکتی ہے۔

شعر 5: شاخِ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

تشریح: اے انسان! درخت سے کٹی ہوئی شاخ یا ٹہنی سے سبق حاصل کر۔ تو زمانے کے اصول سے ناواقف ہے۔ یہ زمانے کے افطرت کا اصول ہے کہ جو ٹہنی درخت سے ٹوٹ جائے یا کٹ جائے وہ کبھی سر سبز و شاداب نہیں ہو سکتی بلکہ سوکھ جاتی ہے۔ درخت سے کٹی ہوئی ٹہنی کبھی برگِ وبار نہیں دے سکتی بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے خزاں کا شکار ہو جاتی ہے۔

شعر 6: ملت کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ پیوستہ رہ شجر سے، امید بہار رکھ

تشریح: اے بندے! تو اپنا تعلق امت (قوم) کے ساتھ قائم رکھ کیوں کہ اس صورت میں ترقی کر سکتا ہے اور فلاح پا سکتا ہے۔ اگر ٹہنی درخت سے جڑی رہے تو بہار کی امید رکھ سکتی ہے یعنی سر سبز و شاداب ہو سکتی ہے۔ اسی طرح تیری مثال بھی شاخ کی ہے اور ملت گویا درخت ہے تو ملت کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی دنیا میں پنپ سکتا ہے، اگر تو ملت سے کٹ گیا تو پھر تیرا وجود ختم ہو جائے گا۔

* حصہ غزل *

غزل نمبر 1: **ہستی اپنی حباب کی سی ہے** مصنف: میر تقی میر

شعر 1: ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے

تشریح: ہماری زندگی بلبلے کی مانند (جلد مٹ جانے والی) ہے اور دنیا کی رونق ایک دھوکا ہے۔ میر نے اس شعر میں زندگی کے فانی ہونے کی تصویر کھینچی ہے۔ انسان اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آیا۔ بلبلے کی طرح اس کی زندگی عارضی ہے اور جو گہما گہمی اور رونق وہ یہاں دیکھتا ہے محض فریب نظر ہے۔ دنیا کی ہوس انسان کو گمراہ بھی کرتی ہے لیکن اگر وہ حقیقت کو سمجھتا ہے تو اسے اس عارضی زندگی کو امتحان سمجھنا چاہیئے اور فانی دنیا سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔

شعر 2: نازکی اس لب کی کیا کہیے پنکھڑی اِک گلاب کی سی ہے

تشریح: اس شعر میں میر محبوب کے ہونٹوں کو ان کی نزاکت کی وجہ گلاب کی پنکھڑی کہا ہے۔ ہونٹوں کے لیے گلاب کی پنکھڑی کی تشبیہہ اس لیے بھی دلکش ہے کہ ہونٹوں کی نزاکت کے علاوہ رنگ، خوشبو اور باریکی کے تصورات بھی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔

شعر 3: چشمِ دل کھول اس بھی عالم پر یاں کی اوقات خواب کی سی ہے

تشریح: شاعر نے اس شعر میں فلسفیانہ خیال کو پیش کیا۔ اس دنیا کی زندگی کو سمجھنے کے لیے بصیرت اور عقل کی ضرورت ہے۔ اس دنیا کی زندگی کی حقیقت ایک خواب سے زیادہ نہیں۔ خواب چند لمحوں تک نظر آنے والی تصویر ہے۔ اس میں تصویر واضح نہیں ہوتیں۔ آنکھ کھلتے ہی وہ سب تصویر ذہن سے غائب ہو جاتی ہے۔ سب کچھ عارضی ہے، اس لیے انسان کو چاہیئے کہ دوسری دنیا کو بھی دیکھے، اس دنیا کو زیادہ اہمیت نہ دے۔

شعر 4: بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں حالت اب اضطراب کی سی ہے

تشریح: عشق میں خود پر قابو پانا بے حد ضروری ہے اور عاشق کا صابر ہونا سب سے بڑا کارنامہ۔ لیکن جذبات پر قابو پانا آسان نہیں۔ عاشق خواہ کتنی ہی کوشش کرے، جزبات کی شدت اسے بے قابو کر دیتی ہے اور بے تاب ہو کر بدنامی اور رسوائی سے بے نیاز اس کی گلی میں جا نکلتا ہے۔ میر نے اس شعر میں یہی بیان کیا ہے کہ محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر بار بار محبوب کے دروازے تک جا رہا ہوں۔

شعر 5: میں جو بولا، کہا کہ یہ آواز اسی خانہ خراب کی سی ہے

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میں جب اپنے محبوب کے دروازے پر پہنچا اور آواز کو پہچان کر بھ ی انجان بنا رہنا چاہتا ہے۔ وہ میری آزار کی پہچان بھول گیا ہے۔ وہ میری آواز سن کر یقین کے دورا ہے پر کھڑا ہے۔ وہ میری آواز کو میری آواز جیسا سمجھتا ہے۔ یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ یہ میری ہی آواز ہے۔ محبوب کی یہ بات شاعر کے لیے پریشانی کا باعث ہے۔

شعر 6: آتشِ غم میں دل بھنا شاید دیر سے بو کباب کی سی ہے

تشریح: محبوب کی جدائی کی آگ میں میرا دل جل گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ مجھے کباب بھننے کی خوشبو آ رہی ہے۔ جدائی کی آگ اتنی شدید ہوتی ہے کہ یہ عاشق کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ ہجر کی آگ میں شاعر کا دل جل چکا ہے۔ جب گوشت وغیرہ کھلی آگ پر پکتا ہے تو اس سے گوشت جلنے کی بو آتی ہے کباب بھی اسی طرح بھنا جاتا ہے۔ عاشق کا دل ہجر میں جل گیا ہے۔ دل کے اس طرح جلنے سے شاعر کو کباب بھننے کی خوشبو آ رہے ہے۔

شعر 7: میر ان نیم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے

تشریح: میر نے محبوب کی آدھی کھلی ہوئی آنکھوں کی تصویر خوب پیش کی ہے۔ یوں تو محبوب کی آنکھیں ہمیشہ خوب صورت نظر آتی ہیں لیکن نیند کے خمار کی وجہ سے جب اس کی آنکھیں تو ان کا اثر بے حد بڑھ جاتا ہے۔ آنکھوں پر جھکی ہوئی پلکیں عاشق کو مسحور کر دیتی ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے محبوب نے شراب پی رکھی ہو۔

غزل نمبر 2: **رخ و زلف پر جان کھویا کیا** مصنف: خواجہ حیدر علی آتش

شعر 1: رخ و زلف پر جان کھویا کیا اندھیرے اجالے میں تو یا کیا

تشریح: عاشق محبوب کے حسین چہرے اور اس کی زلفوں کا اسیر تھا۔ لہٰذا وہ اس کی فرقت میں اندھیرے اجالے میں شب و روز آنسو بہاتا رہا۔ اس شعر میں صنعت لف و نشع استعمال ہوئی ہے۔ رخ (چہرہ) کا اجالے اور زلف کا اندھیرے کے ساتھ تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اندھیرے اجالے میں صنعت تضاد بھی ہے۔

شعر 2: ہمیشہ لکھے وصفِ دندانِ یار قلم اپنا موتی پرویا کیا

تشریح: شاعر نے بڑے خوبصورت انداز میں اپنے محبوب کے دانتوں کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے محبوب کے دانت موتیوں کی طرح چمک دار ہیں۔ جب میں اپنے محبوب کے دانتوں کے اوصاف بیان کرتا ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جسے قلم موتی پرو رہا ہو۔ یعنی میری ساری شاعری ہی موتیوں کی مانند ہے۔

شعر 3: کہوں کیا ہوئی عمر کیونکر بسر میں جاگا کیا، بخت سویا کیا

تشریح: عشق اختیار کرنے کے بعد زندگی عذاب بن جاتی ہے۔ ہجر کی لمبی راتیں اور صدیوں جیسے دن بڑے تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اس ساری زندگی ہجر کے دکھ سہتے ہوئے گزری۔ حسرتوں اور ناکامیوں نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ مصیبتیں بلائیں بن کر نازل ہوئیں۔ سب چیزوں کا سامنا کرنے کے لیے شاعر جاگتا رہا یعنی زندہ رہا۔ کسی خوشی کو دیکھنے لے لیے ترستا رہا۔ اس کا مقدر بھی سویا رہا۔ وہ ہر خوشی سے محروم رہا یعنی وقت نے بھی اس کا ساتھ نہیں دیا۔

شعر 4: رہی سبز بے فکرِ کشتِ سخن نہ جوتا کیا میں، نہ نہ بویا کیا

تشریح: میری شعر وشاعری کی کھیتی، میری عدم توجہی اور بے فکری کے باعث بھی سرسبز رہی۔ میں نے نہ تو اس کھیتی میں کوئی بیج بویا اور نہ ہی ہل چلایا کہ فصل بارآور ہو یعنی مجھے شعر کہنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ میں فی البدریہہ شاعر ہوں۔ شاعری ایک خداداد صلاحیت ہے۔ جب مجھ پر اشعار کی آمد ہوتی ہے تو خیالات، اسشعار کے سانچے میں خود بخود ڈھلتے چلے جاتی ہیں۔

شعر 5: برہمن کو باتوں کی حسرت رہی خدا نے بتوں کو نہ گویا کیا

تشریح: برہمن بتوں کی پوجا کرتا ہے اور اس سے باتیں کرتا ہے اور توقع کرتا ہے کہ بت بھی اس کی باتوں کا جواب دے لیکن اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی اور دل کی دل میں رہ جاتی ہے۔ عاشق بھی برہمن کی طرح پوجا کی حد تک اپنے محبوب (بت) سے محبت کرتا ہے کہ وہ محبت کا جواب محبت سے لیکن وہ اپنی سنگ دلی کی وجہ سے اس طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔

شعر 6: مزا غم کے کھانے کا جس کو پڑا وہ اشکوہ سے ہاتھ اپنا دھویا کیا

تشریح: انسانی زندگی کی عجیب وغریب عادات ہیں۔ عشق کی وجہ سے جو عادتیں نقصان دہ ہوتی ہیں۔ عاشق انہیں عادتوں کو اپنا اشعار بنالیتے ہیں۔ اس طرح انسان جن عادتوں کا عادی ہو جائے تو ان کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ عادتیں ایک نشہ کی مانند ہو جاتی ہیں جس کے بغیر کسی نشئی کا گزارا نہیں ہو سکتا۔ یہ نشہ کسی بھی قسم کا ہو سکتا ہے۔ شاعر کو غم عاشقی کا چسکا پڑ چکا ہے۔ اب وہ اپنے ہی اشکوں سے ہاتھ دھو کر غم کھانے میں مصروف رہتا ہے۔ غم کھانے اور دکھوں کے ساتھ زندگی گزارنے کا اپنا ہی مزا ہے۔ شاعر کو ان سے زندگی کا لطف آتا ہے۔ وہ ساری رو دھو کر گزار دیتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں ہر وقت آنسو جاری رہتے ہیں۔

شعر 7: زنخداں سے آتش محبت رہی کنویں میں مجھے دل ڈبویا کیا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میرے محبوب کی ٹھوڑی میں جو گڑھا پڑتا ہے مجھے بہت پسند ہے۔ میں دن رات اس کے خیال میں مگن رہتا ہوں۔ مجھے دنیا کا اور کوئی کام نہیں سوجھتا ہے۔ اس دل کی وجہ سے میں ایک کنویں میں گر گیا ہوں۔ شاعر اپنے محبوب کی ٹھوڑی کے گھڑے کو کنویں سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ جس طرح انسان کنویں میں گر جائے تو اس کے لیے باہر نکلنا مشکل ہو جاتا ہے، اسی طرح میرے دل نے مجھے محبوب کی ٹھوڑی کے گڑھے میں مشغول کر دیا ہے۔ اب مجھے اپنا کوئی ہوش نہیں ہے کہ میں کہاں ہوں۔ میری کیفیت ڈوبنے والوں جیسی ہو گئی ہے۔

غزل نمبر 3: دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟ مصنف: مرزا اسد اللہ خان غالب

شعر 1: دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے آخر اس درد کی دوا کیا ہے

تشریح: اے ناداں دل! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو نے مجھے اس قدر بے چین کر رکھا ہے۔ آخر تیرے اس درد کی دوا کیا ہے؟ تیرا مرض تو لاعلاج معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ ستم گر محبوب تو وصل پر رضامند نہیں ہوتا اور اس بے قرار کا دل کا علاج وصل محبوب کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ مرزا غالب سوال کے پردے میں دل کو ملامت کر رہے ہیں کہ تو بڑا ناداں ہے اور تیری نادانی کا ثبوت یہ ہے کہ تو اس چیز کا خواہاں ہے جو ناممکن ہے۔

شعر 2: ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار یاالٰہی! یہ ماجرا کیا ہے

تشریح: شاعر اپنے محبوب کی دید کا متمنی ہے۔ وہ چاہتا ہے کی اس کا محبوب ہر وقت اس کے سامنے رہے۔ وہ اپنے محبوب سے باتیں کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے محبوب سے ملنے کا شوق رکھتا ہے اور اس کا محبوب اس بات پر آمادہ نظر نہیں آتا۔ وہ اپنے محبوب سے اکتا ہوا ہے۔ شاعر کی سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ

کیا قصہ ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے پوچھ رہا ہے کہ یا اللہ یہ کیا قصہ ہے۔ میں تو اس دل سے اپنے محبوب کی قربت کا خواہش مند ہوں اور میرا محبوب مجھ سے پرے پرے ہے۔

شعر 3: میں بھی منھ میں زبان رکھتا ہوں کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

تشریح: شاعر اپنے محبوب کی بے رخی اور بے اعتنائی پر طنز کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے محبوب تیرے انداز عجیب و غریب ہیں۔ محبت کرنے والوں سے بولنا گناہ نہیں۔ تو سب سے بولتا ہے، ان کا حال احوال پوچھتا ہے۔ ان کی خیریت دریافت کرتا ہے۔ کبھی تو نے مجھ سے کلام نہیں کیا۔ حالانکہ میں تجھے بہت چاہتا ہوں۔ تیری یہ بے رخی مجھ سے ہی ہے۔ کاش تو کبھی میرے دل کا حال بھی پوچھ لے۔ میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں۔ آپ سے بات کرنے کو ترستا ہوں لیکن تیری بے رخی دیکھ کر خاموش ہوں۔ کبھی میرا حال بھی پوچھ کہ میں تجھ سے کیا کہنا چاہتا ہوں۔

شعر 4: ہم کو ان سے، وفا کی ہے امید جو نہیں جانتے، وفا کیا ہے

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ ہماری سادگی ملاحظہ ہو کہ ہم اس شخص سے وفا کی آس لگائے بیٹھے ہیں جو وفا کے نام سے واقف ہی نہیں ہے۔ چونکہ ہم خود وفا شعار ہیں، اس لیے محبوب سے بھی وفا کی امید لگائے ہوئے ہیں لیکن وہ ایسا بے پرواہ ہے کہ وفا کا نام اس نے کبھی نہیں سنا یعنی وہ کسی سے وفا نہیں کرتا ایسے محبوب سے وفا کی توقع رکھنا عبث ہے۔

شعر 5: ہاں بلا کر ترا بھلا ہو گا اور درویش کی صدا کیا ہے

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اے میرے محبوب! میں تجھ سے بھلائی کا امیدوار ہوں کہ جو کوئی دوسروں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کے ساتھ بھی بھلائی ہی ہوتی ہے۔ یہاں شاعر اپنے محبوب کا احساس کر رہا ہے وہ چاہتا ہے کہ میرے محبوب کے ساتھ بھلائی ہو۔ وہ کبھی پریشان نہ ہوں۔ اس پر مصیبت نازل نہ ہوں۔

شعر 6: جان تم پر نثار کرتا ہوں میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

تشریح: اے محبوب! میں دوسرے عاشقوں کی طرح محض دعا ہی کافی نہیں سمجھتا۔ میں دوروں کی مانند وفا کی ڈینگیں نہیں مارتا۔ میں تو عملاً وفادار ہوں۔ میں اپنی جان تم پر قربان کرتا ہوں تاکہ تمھیں علم ہو جائے کہ میں عشق میں کس حد سچا ہوں اور میں اس سے بڑھ کر تمھیں کیا دے سکتا ہوں۔

شعر 7: میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب مفت ہاتھ آئے، تو برا کیا ہے

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ اے محبوب! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ تمھاری نظر میں غالب کی کوئی قدر و قیمت نہیں، کوئی اہمیت نہیں ہے۔ لیکن اگر مفت میں وہ آپ کا غلام بن جائے تو اس میں برائی بھی کچھ نہیں ہے۔ وہ آپ کے کسی نہ کسی کام آ ہی جائے گا۔

غزل نمبر 4: **لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں** مصنف: بہادر شاہ ظفر

شعر 1: لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

تشریح: شاعر نے اپنی محرومیوں اور بے بسیوں کا حال بیان کیا ہے کہ میرا دل اس ویران اور اجڑے ملک میں نہیں لگتا۔ میرا دل رنج و غم سے بوجھل ہے، ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ میں اس غم سے چھٹکارا پاسکوں۔ میں سخت پریشان اور بدحال ہو مگر خود کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ کون ہے جسے دنیا میں بقا اور دوام حاصل ہے۔ اس ندیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو غم سے نجات حاصل کر لے۔ یہاں ہر شخص دکھی اور پریشان ہے۔

شعر 2: عمر دراز مانگ کے لئے تھے چار دِن دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

تشریح: بہادر شاہ ظفر انسانی زندگی کے مختصر اور ناپائیدار ہونے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان اس دنیا میں چار دن کی عارضی زندگی مانگ کر لایا تھا۔ اس دنیا میں آکر اس دل میں بہت سے تمنائیں اور خواہشات پیدا ہوئیں، آدھی عمر تو ان خواہشات کے پیدا ہونے میں صرف ہو گئی اور باقی کی آدھی عمر اسی انتظار میں کٹ گئی کی یہ آرزوئیں کب پوری ہوتی ہیں۔ ابھی ہماری آرزوئیں پوری بھی نہیں ہوئی تھیں کہ موت کا بلاوا آن پہنچا اور ہماری مختصر سی زندگی جو ہم خدا سے مانگ کا لائے تھے، ختم ہو گئی۔

شعر 3: بلبل کو باغباں سے صیاد سے گلہ قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

تشریح: اس شعر میں شاعر خود کو بلبل سے تشبیہ دیتا ہے۔ بلبل کو قید کیا جائے تو وہ اپنے دکھ کا اظہار اپنے گیتوں سے کرتی ہے۔ اسے آزادی اور موسم بہار سے خاص لگاؤ شکوہ نہیں۔ یہ تو اس کی قسمت تھی کہ عین آخری زندگی میں اسے قید کر دیا جائے گا۔ شاعر اپنی قسمت سے گلہ کر رہا ہے کہ یہ قید اس کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی۔

شعر 4: ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جابسیں اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

تشریح: بہادر شاہ ظفر کہتے ہیں کہ میری ناکام آرزوؤں سے کہہ دو کہ کسی اور دل میں ٹھکانہ کر لیں کیونکہ میرے زخموں سے بھرے دل میں اتنی گنجائش نہیں ہے ان حسرتوں اور ناکام آرزوؤں کو جگہ دے سکے۔ اب اس میں مزید غم اور دکھ برداشت کرنے کی تاب نہیں۔ لہٰذا یہی بہتر ہے کہ رنج و غم کسی اور کو دے دیئے جائیں۔ انگریزوں نے بہادر شاہ ظفر سے وعدہ خلافی کرتے ہوئے اسے ہندوستان کے تخت سے بے دخل کر دیا تھا

شعر 5: دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنج مزار میں

تشریح: بہادر شاہ ظفر چونکہ قید میں ہے اور اپنی زندگی کے دن گن گن کر گزار رہا ہے۔ آخر کار اسے اس بات کی تسلی ہے کہ اب میری پریشانیاں ختم ہونے والی ہیں اور ان پریشانیوں سے چھٹکارا پانے کا واحد راستا ہے موت۔ شاعر کہتا ہے کہ میری موت کا پیغام آگیا ہے، موت ہی اس کے لیے نجات اور رہائی کا باعث ہے۔

شعر 6: کتنا ہے بدنصیب ظفر، دفن کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

تشریح: بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے تخت و تاج اور سلطنت سے محروم کر کے رنگوں میں قید کر دیا۔ ان کے بیٹوں کو قتل کر دیا گیا۔ اپنی زندگی کا آخری دور انہوں نے اس قید میں ہی گزارا۔ موت نے انہیں اسی قید کے دوران زندگی کی قید سے رہائی دلا دی۔ شاعر اپنے وطن سے دور دیارِ غیر میں موت کا شکار ہوا ہے۔ اسے اپنے وطن میں دفن ہونے کی بڑی خواہش تھی۔ اس کی یہ خواہش انگریزوں نے پوری نہ ہونے دی۔ موت کے بعد انہیں رنگوں میں دفن کر دیا۔ کسی کے لیے اس سے بڑھ کر بدنصیبی اور کیا ہو گی کہ وہ دیارِ غیر میں ہی قید ہو۔ جب زندگی کی قید سے آزادی ملے تو دیارِ غیر میں ہی دفن ہو۔ بہادر شاہ ظفر بھی ایک ایسا ہی بدنصیب تھا جس کو اپنے محبوب کو کوچے میں قبر کے لیے دو گز جگہ بھی نہ ملی۔

ٹاپ سٹڈی نوٹس
اُردُو
9th Urdu
Notes
اُردو
کلاس نہم
معروضی و مختصر جوابی سوالات

ہجرت نبوی ﷺ

مصنف کا نام: علامہ شبلی نعمانی

س1: قریش نے رسول پاک ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟
جواب: قریش نے اعلان کیا کہ جو شخص حضرت محمد ﷺ یا حضرت ابو بکر صدیق کو گرفتار کر کے لائے گا اسے ایک خون بہا کے برابر یعنی ایک سو اونٹ انعام میں دیے جائیں گے۔

س2: سراقہ بن جحشم کیسے تائب ہوا؟
جواب: جب سراقہ بن جحشم نے انعام کا اعلان سنا تو وہ فوراً آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا عین اس وقت جب آپ ﷺ روانہ ہو رہے تھے۔ اس نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا۔ اس نے گھوڑا آگے بڑھایا لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اس نے فال نکالا لیکن جواب نہیں میں نکلا اس کے باوجود اس نے دوبارہ گھوڑا آگے بڑھایا اس بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ بار بار ایسا ہونے پر اس کی ہمت ٹوٹ گئی اور اس نے آنحضرت ﷺ سے آکر معافی مانگ لی۔

س3: حضرت امیر سے مراد کون سی شخصیت ہے؟
جواب: حضرت امیر سے مراد حضرت علی کی شخصیت ہے۔

س4: حضرت اسمؓا نے کیا خدمات سرانجام دیں؟
جواب: جب نبی پاک ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جارہے تھے اور راستے میں غار ثور میں قیام کیا تھا تو حضرت اسما آپؐ کو تین دن تک اس غار میں کھانا پہنچاتی رہیں۔

س5: رسول پاک ﷺ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟
جواب: رسول پاک ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔

مرزا غالب کے عادات وخصائل

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

س1: دوستوں کو دیکھ کر غالب کی کیا حالت ہوتی تھی؟

جواب: دوستوں کو دیکھ کر غالب باغ باغ ہو جاتے ان کی خوشی میں خوش اور غم میں غمگین ہو جاتے تھے۔

س2: سائلوں کے ساتھ مرزا غالب کا کیسا سلوک تھا؟

جواب: سائل ان کے دروازے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا ان کے مکان کے آگے اندھے، لنگڑے، لولے اور اپاہج مرد، عورت پڑے رہتے تھے۔ وہ سائلوں کی مدد اپنی بساط سے زیادہ کرتے تھے۔

س3: مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی کیا تھی؟

جواب: مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی ان کی ظرافت تھی اس لیے انھیں حیوانِ ظریف بھی کہا جاتا ہے۔

س4: سبق "مرزا غالب کے عادات وخصائل" کے مصنف کون ہیں؟

جواب: اس مضمون کے مصنف "مولانا الطاف حسین حالی" ہیں۔

س5: مرزا غالب کیسے اخلاق کے مالک تھے؟

جواب: مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ان سے ملتا وہ دوبارہ ملنے کے لیے بے چین رہتا تھا۔

س6: دوستوں کے ساتھ مرزا غالب کا کیسا سلوک تھا؟

جواب: مرزا غالب اپنے دوستوں کے ساتھ بہت شرافت سے پیش آتے تھے۔ اور ضرورت کے وقت ان کی مدد بھی کرتے تھے۔

س7: مرزا غالب کو کونسا پھل پسند تھا؟

جواب: مرزا غالب کا پسندیدہ پھل آم تھا۔

س8: مضمون "مرزا غالب کے عادات وخصائل" کس کتاب سے لیا گیا ہے؟

جواب: یہ مضمون مولانا الطاف حسین حالی کی کتاب "یادگارِ غالب" سے لیا گیا ہے۔

کاہلی

مصنف کا نام: سر سید احمد خان

س1: انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟

جواب: جب انسان کی دلی قوی کی تحریک سست ہو جاتی ہے اور وہ کام میں نہیں لائی جاتی تو انسان اپنی حیوانی خصلت میں پڑ جاتا ہے اور جسمانی مشقت میں مشغول ہو جاتا ہے اس طرح اپنی انسانی صفت کو کھو کر سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔

س2: قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے؟

جواب: جب تک قوم دلی قوی اور عقلی قوت سے کام لیتی رہے گی۔ وہ کامیابی و کامرانی سے ہم کنار رہے گی۔ دلی قوی کو چھوڑ کر کوئی قوم بہتری کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی۔

س3: دلی قویٰ کو بیکار چھوڑ دینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اپنی عقل کو مناسب وقت اور مناسب جگہ پر استعمال نہ کرنا سر سید کے نزدیک اصل کاہلی ہے۔ دلی قویٰ کو بیکار چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ ہم اپنی ذہنی صلاحیت کو استعمال کرنا چھوڑ دیں۔ جانوروں کی طرح بس کھانا پینا اور چلنا پھرنا کاہلی کی ایک مثال ہے۔ اپنی ذہانت کو پسِ پشت ڈال دینا اصل کاہلی ہے۔

س4: کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا کیوں لازم ہے؟

جواب: انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ذہن کو حاضر رکھیں تاکہ تمام ضروریات زندگی کی انجام دہی کی فکر کی جائے۔ فکر و کوشش میں مصروف رہنا اس لیے بھی لازم ہے کہ ہمارے دلی قویٰ بے کار نہ ہونے پائیں اور ان میں ضعف نہ آ جائے۔

شاعروں کے لطیفے

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

س1: خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: خواجہ باسط نے میر تقی میر اور مرزا سودا کے کلام کے بارے میں فرمایا کہ میر تقی میر کا کلام "آہ" ہے اور مرزا سودا کا کلام "واہ" ہے۔

س2: سید انشاء کے اصرار پر جرات نے کون سا مصرع پڑھا؟

جواب: سید انشاء کے اصرار پر جرات نے درج ذیل مصرع پڑھا "اس زولف پر پھبتی شب دیجور کی سوجھی"

س3: خواجہ صاحب اپنے اس شاگرد سے کیا کہا کرتے تھے، جو اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ کیا کرتے تھے؟

جواب: خواجہ صاحب کے ایک شاگرد اکثر اپنی بے روزگاری کا رونا روتے رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ کسی اور جگہ جا کر قسمت آزمائی کریں۔ خواجہ حیدر علی آتش اُن سے کہتے تھے کہ میاں کہا جاؤ گے؟ ہم کچھ دیر کے لیے آپس میں بیٹھے ہیں اسی کو غنیمت سمجھو، اللہ تعالیٰ جو کچھ عطا کرتا ہے اس پر قناعت کرو اور صبر سے کام لو۔

س4: صاحب عالم کی زبان سے اس وقت کیا نکلا جب حکیم احسن اللہ خان نے جلدی سے اُن کے آنے اور جانے پر اظہار تعجب کیا؟

جواب: جب حکیم احسن اللہ خان نے جلدی سے آنے اور جانے پر تعجب کا اظہار کیا تو ان کے منہ سے نکلا کہ "اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی سے چلی چلے"۔

س5: شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا؟

جواب: شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے اس کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ میاں صاحب زادے جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قدرت کہ اُن ہی دنوں میں وہ شریف زادہ جل کر مر گیا۔

نصوح اور سلیم کی گفتگو

مصنف کا نام: ڈپٹی نذیر احمد

س1: بیدار نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟

جواب: بیدار نے سلیم سے کہا کہ " صاحب زادے اٹھیے ! بالا خانے پر میاں صاحب آپ کو بلا رہے ہیں "۔

س2: سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ جانے سے کیوں انکار کر دیا؟

جواب: جب سلیم نے اپنی امی جان سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ تو انھوں نے یہ کہہ کر ساتھ جانے سے انکار کر دیا کہ میری گود میں لڑکی سو رہی ہے۔ میں اس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتی۔ تم اکیلے ہی اپنے ابا جان کے پاس چلے جاؤ۔

س3: سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟

جواب: ایک ماہ بعد مدرسے کا امتحان ہونے والا تھا۔ سلیم کا بھائی اپنے دوست کے گھر جا کر اس سے مل کر امتحان کی تیاری کرتا تھا۔ وہاں اسے دیر ہو جاتی تھی۔ وہ وہیں سے مدرسے چلا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے نہیں جاتا تھا۔

س4: سلیم نے اُن چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بتائیں۔

جواب: سلیم نے ابا جان کو بتایا کہ وہ چار لڑکے بڑی خوبیوں کے مالک ہیں۔ راہ چلتے ہوئے نظریں نیچی رکھتے ہیں۔ راستے میں کوئی مل جائے تو اسے سلام کہتے ہیں۔ کئی برس سے اس محلے میں رہ رہے ہیں مگر کسی کو کانوں کان خبر نہیں۔ محلے میں اور بھی لڑکے ہیں لیکن ان بھائیوں کو کسی سے کوئی واسطہ نہیں۔ کسی کو گالی دیتے ہیں نہ کسی سے لڑائی کرتے ہیں۔ نہ قسم کھاتے ہیں نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کسی کو کبھی تنگ نہیں کرتے۔ آدھی چھٹی کے وقت جہاں سب کھیل رہے ہوتے ہیں یہ مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں۔

س5: حضرت بی کون تھیں اور انھوں نے سلیم کو کیا نصیحت کی؟

جواب: حضرت بی چاروں لڑکوں کی نانی تھیں۔ انھوں نے سلیم کو نصیحت کی کہ بیٹا ! اگرچہ تم نے مجھ کو سلام نہیں کیا لیکن میرے لیے ضروری ہے کہ میں تم کو دعا دوں۔ جیتے رہو عمر دراز ہو تمہاری اور اللہ تم کو نیک ہدایت دے۔ بیٹا بُرا مت ماننا یہ بھلے مانسوں کا دستور ہے کہ جس سے ملتے ہیں اس کو سلام کہتے ہیں۔ میں تم کو نہ ٹوکتی۔ لیکن چونکہ تم میرے بچوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہو۔ اس سبب سے تم کو سمجھا دینا ضروری تھا۔

پنچایت

مصنف کا نام: **منشی پریم چند**

س 1: الگو چودھری کا فیصلہ سن کر جمن شیخ کا کیا ردعمل تھا؟

جواب: الگو چودھری کا فیصلہ سن کر جمن شیخ سناٹے میں آگیا وہ اپنے احباب سے کہنے لگا " بھئی "اس زمانے میں دوستی کا معیار یہی ہے کہ جس پر بھروسا کیا جائے وہی گردن پر چھری پھیر دیتا ہے۔ الگو چودھری کے اس فیصلے نے الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلا دیں جمن شیخ ہر وقت الگو چودھری سے انتقام لینے کی سوچنے لگا۔

س 2: سمجھو سیٹھ نے الگو چودھری سے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: سمجھو سیٹھ نے نیا بیل پایا تو پاؤں پھیلائے سمجھو سیٹھ یکہ گاڑی ہانکتا تھا گاؤں میں سے گُڑ، گھی بھرتے منڈی لے جاتا منڈی سے تیل نمک لاد کر لاتا اور گاؤں میں بیچتا تھا۔ جب اس کے ہاتھ نیا طاقت ور بیل آیا تو اس نے دن میں تین تین چار چار پھیرے لگانا شروع کر دیے نہ چارے کی فکر نہ پانی کی۔ اس کو تو بس پھیروں سے کام تھا۔ بیل کو منڈی لے جاتا تو وہاں کچھ سوکھا بھس ڈال دیا۔ ابھی بیل دم بھی نہ لیتا کہ پھر جوت دیا۔ مہینے بھر میں بیل بے چارے کا بڑا حال ہو گیا۔ ہڈیاں نکل آئیں۔ جب بیل سے چلنا مشکل ہوتا تو سمجھو سیٹھ اسے کوڑے مارتا۔ اسی طرح ایک دن بیل ایسا گرا کہ پھر اٹھ نہ سکا۔

س 3: شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے انصاف کے اصولوں کو کہاں تک پورا کیا؟

جواب: جب شیخ جمن انصاف کے مسند پر بیٹھا تو اسے اپنی عظیم ذمہ داری کا احساس ہوا۔ اس نے سوچا کہ اس وقت انصاف کے معاملے میں میری نیت کو مطلق دخل نہ ہونا چاہیے۔ مجھے انصاف کے تقاضوں کو نبھانا چاہیے۔ تب اس نے دونوں طرف سے معلامات سن کر الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ کے درمیان پورا پورا انصاف کیا۔ جب رام دھن نے کہا کہ سمجھو سیٹھ سے اصل قیمت کے علاوہ تاوان بھی لیا جائے تو جمن شیخ نے کہا کہ اس کا اصل معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے تاوان لینا درست نہیں ہے اور جب سمجھو سیٹھ کے رشتہ دار گوڈر شاہ نے کہا کہ سمجھو سیٹھ کو اس کے کیے کی سزا مل چکی ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ کچھ رعایت کی جانی چاہیے تو جمن شیخ نے اس بات سے بھی انکار کر دیا کیونکہ اس کا اصل معاملے سے کوئی تعلق نہیں تھا یعنی شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے نہ کوئی کمی کی اور نہ ہی زیادتی بلکہ اس نے عین انصاف سے کام لیتے ہوئے فیصلہ سنایا۔

س4: جمن شیخ اور الگو چودھری کی دوستی کا غاز کب ہوا؟

جواب: جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز تب ہوا جب وہ دونوں شیخ جمعراتی کے شاگرد تھے۔

س5: الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا؟

جواب: جب الگو چودھری نے فریقین کی بات سن لی اور جرح ختم ہو گئ۔ تو اس نے کہا کہ شیخ جمن کو کھیتوں سے معقول منافع حاصل ہوتا ہے۔ جمن شیخ خالہ کے ماہوار گزارے کا بندوبست کرے۔ بصورتِ دیگر ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا۔

آرام و سکون

مصنف کا نام: امتیاز علی تاج

س1: روزانہ آرام و سکون نہ کیا جائے تو اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: اگر روزانہ تھوڑا سا آرام نہ کیا جائے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے اور کام کاج کے قابل نہیں رہتا۔

س2: بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟

جواب: ڈاکٹر نے میاں کو بیماری سے نجات کے لیے آرام کا مشورہ دیا تھا۔ گھر کے شور غل کی وجہ سے میاں کو آرام میسر نہیں آیا اس لیے وہ بیماری کے باوجود دفتر جانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

س3: صحت مند رہنے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب: صحت مند رہنے کے لیے اچھی خوراک کے ساتھ آرام نہایت ضروری ہے آرام کرنے سے اِنسان کے اعصاب سکون محسوس کرتے ہیں۔ اگر ہر زور تھوڑا تھوڑا وقت آرام کے لیے نہ نکالا جائے تو انسان بیمار پڑ جاتا ہے اور اسے پھر کافی دنوں تک بستر کا ہو جانا پڑتا ہے۔

س4: آرام و سکون ڈرامے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس ڈرامے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ شور و غل سے اجتناب کرنا چاہیے۔ تاکہ آرام و سکون کے لیے پُر سکون ماحول میسر آ سکے۔

س5: بہت زیادہ شور و غل بھی ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ شور کی اس آلودگی سے صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: شور کی آلودگی سے انسان اعصابی تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور قوتِ سماعت بُری طرح متاثر ہوتی ہے۔ دل اور بلڈ پریشر کی بیماریاں بھی شور کی آلودگی سے جنم لیتی ہیں۔

لہو اور قالین

مصنف کا نام: مرزا ادیب

س 1: اختر کا حلیہ بیان کریں؟

جواب: اختر ایک ادھیڑ عمر کا شخص تھا۔ سر کے بال بکھرے ہوئے۔ آنکھیں شب بیداری کی وجہ سے سرخ لباس پا جامہ اور قمیض ، آستینیں چڑی ہوئیں۔ آنکھوں کے گرد حلقے زیادہ نمایاں تھے۔

س 2: اختر کو کون تصویریں بنا کر دیتا تھا؟

جواب: اختر کو اس کا غریب مصور دوست نیازی تصویریں بنا کر دیتا تھا۔

س 3: تجمل نے اختر کو کون سی خوش خبری سنائی؟

جواب: تجمل نے اختر کو بتایا کہ اس کی بنائی ہوئی تصویر کو نمائش گاہ کے ججوں نے اول انعام کا مستحق قرار دیا۔

س 4: اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل کون تھا؟

جواب: اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل سیٹھ تجمل حسین تھا۔ کیوں کہ سیٹھ تجمل نے اس کا فن خرید لیا تھا۔ اور ایک فنکار کے لیے اس کا فن اس کی اولاد کی طرح ہوتا ہے۔

س 5: تجمل حسین کی کوٹھی کا کیا نام تھا؟

جواب: تجمل حسین کی کوٹھی کا نام "انشاط" تھا۔

س 6: تجمل کی عمر کتنی تھی؟

جواب: تجمل کی عمر چالیس سے پنتالیس سال کے درمیان تھی۔

امتحان

مصنف کا نام: **مرزا فرحت اللہ بیگ**

س 1: مضمون نگار نے کون سا امتحان دیا؟
جواب: مضمون نگار نے لاء کلاس کا امتحان دیا۔

س 2: مضمون نگار نے امتحان دیا تو اس کا کیا نتیجہ نکلا؟
جواب: مضمون نگار جملہ مضامین میں بُری طرح فیل ہوا۔

س 3: مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی کیوں آتی ہے؟
جواب: مضمون نگار کے نزدیک امتحان میں شرکت کے دو ہی نتیجے سامنے آتے ہیں۔ فیل یا پاس یہی وجہ ہے کہ مضمون نگار کو امتحان سے پریشان ہونے والوں پر ہنسی آتی ہے۔ کہ اگر وہ اس سال امتحان میں کامیاب نہ ہوسکے تو کیا ہوا وہ آئندہ سال امتحان مین کامیاب ہو جائیں گے۔

س 4: جوں جوں امتحان کے دن قریب آتے جاتے، مضمون نگار کے دوستوں اور ہم جماعتوں کا کیا حال ہوتا؟
جواب: جوں جوں امتحان کے دن قریب آتے جاتے، مضمون نگار کے دوست امتحان کی تیاری میں ایسا مصروف ہوتے کہ ان کے حواس اور دماغ مختل ہو جاتے اور اتنی سی صورت نکل آتی یعنی وہ شکل ہی سے پریشان دکھائی دیتے۔

س 5: مضمون نگار کے والد نے اسے کس طرح تسلی دی؟
جواب: والد صاحب سمجھتے تھے کہ میرے بیٹے نے محنت تو بہت کی ہے۔ مگر شاید ممتحنوں نے پرچوں کی صحیح طور پر جانچ پڑتال نہیں کی۔ انہوں نے مضمون نگار کو تسلی دی کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ کیا ہوا جو اس سال تم پاس نہیں ہوسکے۔ آئندہ سال تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ ضروری نہیں کہ ہر سال ممتحن بے ایمانی کریں۔

ملکی پرندے اور دوسرے جانور

مصنف کا نام: **شفیق الرحمان**

س1: پہاڑی کوّا کتنا لمبا ہوتا ہے؟

جواب: پہاڑی کوا ڈیڑھ فٹ لمبا اور وزنی ہوتا ہے۔

س2: ہم ہر خوش گلو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں اس میں کس کا قصور ہے؟

جواب: ہم ہر خوش گلو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں بلکہ اس میں سارا قصور ہمارے ادب کا ہے۔ کیونکہ شاعروں نے نہ تو بلبل کو دیکھا ہے اور نہ ہی سنا ہے۔ بس خیال ہی خیال میں اس کے قصیدے باندھ دیے گئے ہیں۔

س3: بلبل کے گانے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: ماہرین کا خیال ہے کہ بُلبل کے گانے کی وجہ اس کی غمگین خانہ زندگی ہے۔

س4: بھینس کا مشغلہ کیا ہے؟

جواب: بھینس کا مشغلہ جگالی کرنا یا تلاب میں بیٹھے رہنا ہے۔

س5: بھینس کس لحاظ سے انسانوں سے زیادہ خوش نصیب ہے؟

جواب: بھینس کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے۔ اسے کل کی بات آج یاد نہیں رہتی۔ اس لحاظ سے مضمون نگار نے اسے انسانوں سے زیادہ خوش نصیب کہا ہے۔

قدرِ ایاز

مصنف کا نام: کرنل محمد خان

س 1: دیہاتی لڑکا جب پہلے دن اسکول گیا تو اس نے کیسا لباس پہن رکھا تھا؟

جواب: جب دیہاتی لڑکا پہلے دن اسکول گیا تو اس نے ننگے سر پر صافہ باندھ رکھا تھا۔ بدن پر کُرتا اور تہمد اور پاؤں میں پوٹھاہاری جوتا تھا۔ جب ماسٹر جی نے شلوار پہننے کو کہا تو دھمی آواز میں بولا "شلوار تو لڑکیاں پہنتی ہیں"۔

س 2: ماسٹر جی کو چائے کیسے پیش کی گئی؟

جواب: ان دنوں گاؤں میں چائے کا رواج نہ تھا۔ چائے صرف مریضوں کو دی جاتی تھی۔ کوئی چائے بنانا نہیں جانتا تھا۔ اس لیے ماسٹر جی کو آدھی کچی اور آدھی پکی چائے پیش کی گئی جو بہت بدمزہ تھی ماسٹر جی نے ایک گھونٹ چائے پی کر باقی چائے رکھ دی۔

س 3: سلیم میاں کا مشغلہ کیا تھا؟

جواب: سلیم میاں بے فکری سے اپنے دوستوں کے ساتھ بیڈ منٹن کھیلتے رہتے اور شام ہوتے ہی ٹی وی کے سامنے جم جاتے۔

س 4: دیہاتی لڑکے کی کہانی سن کر سلیم میاں پر کیا اثر ہوا؟

جواب: دیہاتی لڑکے کی کہانی سن کر سلیم میاں حیران رہ گئے اس کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے محبت کی چمک تھی۔

س 5: ماسٹر جی چھوٹے چودھری کے گاؤں کیوں گئے تھے؟

جواب: ماسٹر جی شکار کھیلنے کے شوقین تھے۔ ایک بار دسمبر کے مہینے میں وہ شکار کرتے کرتے چھوٹے چودھری کے گاؤں جا پہنچے اور انہوں نے وہ رات چھوٹے چودھری کے پاس بسر کرنے کا ارادہ کیا۔

حمد

شاعر: مولانا الطاف حسین حالی

س1: باد صبا گھر گھر کیا لیے پھرتی ہے؟

جواب: باد صبا گھر گھر اللہ تعالیٰ کا پیغام لیے پھرتی ہے۔

س2: کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

جواب: نافرمان بندہ حمد سرا ہے۔

س3: محرم اور نا محرم میں کیا فرق ہے؟

جواب: محرم اسے کہتے ہیں جو کسی چیز سے واقف ہو اور نا محرم کا مطلب ہے نا جاننے والا۔

س4: اللہ کا گدا کس چیز میں مگن رہتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا گدا اپنی کملی میں مگن رہتا ہے۔ یعنی وہ اپنے آپ میں مست رہتا ہے۔

س5: کس کا حق سب سے مقدم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا حق سب سے مقدم ہے۔

نعت

شاعر: امیر مینائی

س1: شاعر اپنی حرمت و آرزو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حرمت و آرزو اس بات میں خیال کرتا ہے۔ کہ وہ آپؐ کی راہ میں فنا ہو جائے۔ آپؐ کے احکامات مانتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو۔

س2: شاعر کے دل میں کیا خسرت ہے؟

جواب: شاعر کے دل میں حسرت ہے کہ میری جتنی بھی زندگی ہے۔ وہ نبی پاکؐ کے در پر ہو اور جب مجھے موت آئے تب بھی میں آپؐ کی چوکھٹ پر ہی رہوں۔ یعنی میرا جینا اور مرنا نبی پاکؐ ہی کے لیے ہو۔

س3: لالے کے بے داغ اور گل کے بے خار ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: لالہ کا پھول جو اپنی خوب صورتی اور رعنائی میں نہایت اہمیت کا حامل ہے لالہ کے پھول کی رعنائی اپنی خوبصورتی کے باعث دنیا میں لاثانی ہے لیکن اس میں ایک کمی ہوتی ہے کہ اس میں ایک داغ ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسرے پھول جو خوبصورتی میں کمال درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں جو ہاتھ کو زخمی کر دیتے ہیں۔

برسات کی بہاریں

شاعر: نظیر اکبر آبادی

س1: تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟

جواب: برسات کے موسم میں انسان تو انسان پرندے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مصروف نظر آتے ہیں۔ تیتر جب بولتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ کہہ رہا ہے "سبحان تیری قدرت"، سبحان تیری قدرت"۔

س2: گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: برسات کے باعث خوبصورت پانی برس رہا ہے باغ میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے بعض مقامات پر جل تھل ایک ہو گئے ہیں یعنی پورا باغ بھیگا ہوا نظر آ رہا ہے۔ باغات میں بارش نے عجیب سا سماں رکھا ہے۔ صرف گلزاروں تک محدود نہیں بلکہ بارش تو ہر طرف پڑ رہی ہے۔ سبزے پر پڑی ہوئی گرد بھی دھل گئی ہے دیکھنے والے کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سبزہ نہایا ہوا ہو۔

پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

مصنف کا نام: علامہ محمد اقبال

س1: خلوتِ اوراق میں کون نغمہ زن تھے؟

جواب: خلوتِ اوراق میں طیور نغمہ زن تھے مراد یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کے عظیم سپوت جنھوں نے کردار و عمل سے مسلمانوں کو بیدار کر کے ان میں جذبہ حریت پیدا کیا اور آزادی کی راہ دکھائی' وہ اب اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

س2: امیدِ بہار کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟

جواب: امیدِ بہار کے لیے ٹہنی کا شجر سے جڑے رہنا ضروری ہے مراد یہ ہے کہ مسلمان امت کی ترقی کے لیے اتفاق و اتحاد بہت ضروری ہے۔

ہستی اپنی حباب کی سی ہے

مصنف کا نام: میر تقی میرؔ

س1: شاعر نے اپنے محبوب کے ہونٹوں کو کس سے تشبیہ دی ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے محبوب کے ہونٹوں کو گلاب کی پنکھری سے تشبیہ دی ہے۔

س2: میر نے نیم باز آنکھوں کی مستی کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب: میر نے نیم باز آنکھوں کی مستی کو شراب کی مستی قرار دیا ہے۔

س3: شاعر "اضطرب" کی حالت میں کیا کرتا ہے؟

جواب: شاعر اضطرب کی حالت میں بار بار اپنے محبوب کی چوکھٹ پر جاتا ہے۔

روخ زولف پر جان کھویا کیا

مصنف کا نام: خواجہ حیدر علی آتشؔ

س1: شاعر نے اپنی کشت سخن کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: شاعر اپنی کشت سخن کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ ہمیشہ سے سرسبز رہی حالانکہ میں نے اس پر کوئی محنت نہیں کی کسان تو اپنے کھیت میں ہل چلتا ہے بیج بوتا ہے اور پھر فصل تیار ہوتی ہے مگر میں نے ایسی کوئی محنت نہیں کی بلکہ یہ خداداد ہے۔

س2: شاعر کی عمر کیسے بسر ہوئی؟

جواب: شاعر خود تو ساری عمر جاگتا رہا لیکن اس کی قسمت نے اس کا ساتھ نہ دیا وہ سوئی رہی۔ شاعر کی عمر اسی طرح بسر ہو گئی۔

س3: برہمن کو کس چیز کی حسرت رہی؟

جواب: برہمنوں کو اپنے بتوں سے بات کرنے کی حسرت رہی لیکن اللہ تعالیٰ نے بتوں کو قوت گویائی نہیں دی۔

س4: شاعر کا قلم کیا کام کرتا ہے؟

جواب: شاعر کا قلم اپنے محبوب کے وصف بیان کرتے ہوئے موتی پروتا رہا۔

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے

مصنف کا نام: مرزا اسد اللہ خان غالبؔ

س1: غالب کی غزل میں کون مشتاق ہے اور کون بیزار؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ میں اپنے محبوب سے ملنے کے لیے مشتاق ہوں اور میرا محبوب مجھ سے بیزار ہے۔

س2: غالب کو کن سے وفا کی امید ہے؟

جواب: غالب کہتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں سے وفا کی امید ہے جو یہی نہیں جانتے کہ وفا کس کو کہتے ہیں۔

س3: درویش کے لب پر کیا صدا ہے؟

جواب: درویش کہتا ہے کہ آپ دوسروں کے ساتھ بھلائی کریں آپ کے ساتھ بھی بھلائی ہو گئی۔

س4: غالب نے مقطعے میں محبوب کو اپنی کیا قیمت بتائی ہے؟

جواب: غالب نے مقطعے میں کہا ہے کہ میری کوئی قیمت نہیں ہے میں بغیر قیمت تجھے مل جاؤں گا۔

لگتا نہیں دل میرا اجڑے دیار میں

مصنف کا نام: بہادر شاہ ظفرؔ

س1: شاعر نے اپنی کس بدنصیبی کا ذکر کیا ہے؟

جواب: چونکہ بادشاہ نے نہایت شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی تھی اس عظیم دور کو برصغیر کا سنہری اور زریں دور کہا جاتا ہے۔ ظفر مغلیہ خاندان کا چشم و چراغ تھا۔ اب خود کو اتنا بدنصیب تصور کرتا ہے کہ بعد میں دفن ہونے کے لیے اپنا وطن بھی نہیں نصیب کیونکہ بہادر شاہ ظفر رنگون میں قید تھا اور اپنی زندگی کے دن وہیں گزار رہا تھا۔

س2: انسان کی عمر دراز کے چار دن کیسے کٹتے ہیں؟

جواب: انسان کی عمر دراز کے چار دنوں میں سے دو آرزو میں کٹ جاتے ہیں اور دو اس آرزو کے پورا ہونے کے انتظار میں کٹ جاتے ہیں۔

س3: شاعر اپنی حسرتوں سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حسرتوں اور ناکامیوں سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ کہیں اور جا کر رہیں کیونکہ میرا دل پہلے سے ہی داغوں سے بھرا ہوا ہے اب اس میں ان خواہشات کے لیے کوئی جگہ نہیں۔

معروضی و مختصر جوابی سوالات

جملوں کی درستگی / ضرب الامثال

	غلط جملے		درست جملے
1	آدمی کے دو کان، دو آنکھیں اور ایک منہ ہیں۔ (SG 15-1)	1	آدمی کے دو کان، دو آنکھیں اور ایک منہ ہے۔
2	سچ اور دیانتداری انسان کو بہادر بنا دیتی ہے۔ (BP 15-1)	2	سچ اور دیانتداری انسان کو بہادر بنا دیتی ہیں۔
3	ہم نے قلم، دوات اور پنسل خریدے۔ (BP 15-11)	3	ہم نے قلم، دوات اور پنسل خریدی۔
4	اگر ممکن ہو سکے تو میرا کام کر دیجئے۔ (LR 13-1)(BP, LR 13-11)(SG 15-1)(DG 15-11)	4	اگر ممکن ہو تو، میرا کام کر دیجئے۔
5	میں نے آموں کو میٹھے پایا۔ (SG 15-1)	5	میں نے آموں کو میٹھا پایا۔
6	صاحب کا حکم سر ماتھے پر، سر حکم ماتھے پر۔ (BP 13-11)(GW 16-11)	6	صاحب کا حکم سر آنکھوں پر۔
7	براہ مہربانی فرما کر خط کا جواب جلد دینا۔ (LR 13-1, 15-1)	7	براہ مہربانی خط کا جواب جلد دینا۔
8	وہ اور میں مسجد نہیں گیا۔ (RP 15-1)	8	میں اور وہ مسجد نہیں گئے۔
9	حمزا کو سبق پڑھایا۔ (LR 13-1)(LR 15-11)	9	حمزہ کو سبق پڑھایا۔

10	میں نے فرحان دیکھا۔ (FB, SG 13-11)(RP, SW, LR 13-1)(BP 14-1)(AK 14-11)(GW 15-1,16-1)	10	میں نے فرحان کو دیکھا۔
11	آج ہم نے میچ کھیلنا ہے۔ (LR 13-11)(GW 13-1)(SG 15-11)	11	آج ہمیں میچ کھیلنا ہے۔
12	اسلم شام کے پانچ بجے اکرم کو ملا۔ (LR, RP 13-11)(BP 15-11)(MN 16-11)	12	اسلم، شام پانچ بجے اکرم سے ملا۔
13	تم تو ناک پر مچھر نہیں بیٹھنے دیتے۔ (DG, GW 13-1)(LR 13-1)(BP, AK 14-11)(DG 15-1)	13	تم تو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔
14	میرے پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔ (GW 14-1,15-11, 16-11)	14	میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔
15	یہ میز پرانا ہو چکا ہے۔ (GW, SG 14-1)(GW 16-11)	15	یہ میز پرانا ہو چکی ہے۔
16	نوکر نے کمرے میں جھاڑو دیا۔ (GW 14-1)	16	نوکر نے کمرے میں جھاڑو لگایا۔
17	امجد کو کراچی جانا ہے۔ (GW, DG 13-11)(BP 13.1)	17	امجد نے کراچی جانا ہے۔
18	ہم نے حج کرنا ہے۔ (GW, AK 14-11)	18	ہمیں حج کرنا ہے۔
19	کمر کو باندھنا۔ (GW 13-11)(SW 13-1)	19	کمر باندھنا۔
20	ہمت کو ہارنا۔ (GW 14-11)	20	ہمت ہارنا۔
21	کمرے میں روشنی اور ہوا خوب آتے ہے۔ (LR 15-11)	21	کمرے میں روشنی اور ہوا خوب آتی ہے۔
22	آپ کب آؤ گے۔ (LR 15-11)	22	آپ کب آئیں گے۔
23	تین چاند لگ جانا۔ (FB 13-1)	23	چار چاند لگنا۔
24	جتنی چادر دیکھئے اتنے ہاتھ پھیلائیے۔ (FB 13-1, 15-1)	24	جتنی چادر دیکھئے اتنے پاؤں پھیلائیے۔

25	جی نے چاہا تو آؤں گا۔ (BP, GW 16-1)	25	جی چاہا، تو آؤں گا۔

<table>
<tr><td>26</td><td>عید کا سورج ہونا۔
(FB 13-11)</td><td>26</td><td>عید کا چاند ہونا۔</td></tr>
<tr><td>27</td><td>جس کی لاٹھی اس کی گائے۔
(FB 16-1, 11)</td><td>27</td><td>جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔</td></tr>
<tr><td>28</td><td>رات گئی کہانی گئی۔
(LR 14-1)(DG 15-1)</td><td>28</td><td>رات گئی بات گئی۔</td></tr>
<tr><td>29</td><td>کاغذی گھوڑے آڑانا۔
(MN 13-1)</td><td>29</td><td>کاغذی گھوڑے دوڑنا۔</td></tr>
<tr><td>30</td><td>فاتحہ نہ درود، مر گئے نمرود۔
(MN 13-11)</td><td>30</td><td>مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ درود۔</td></tr>
<tr><td>31</td><td>جب تک سانس تب تک پاس۔
(MN 13-11)(DG 15-1)</td><td>31</td><td>جب تک سانس، تب تک آس۔</td></tr>
<tr><td>32</td><td>طارق نے اخبار خریدی۔
(MN 13-11)(DG 15-1)(SW 13-1)(AK 13-11)(GW 14-1)</td><td>32</td><td>طارق نے اخبار خریدا۔</td></tr>
<tr><td>33</td><td>وہ ہر روز مدرسے کو جاتا ہے۔
(SW 13-11)</td><td>33</td><td>وہ ہر روز مدرسے جاتا ہے۔</td></tr>
<tr><td>34</td><td>ڈوبتے کو کنارے کا سہارا۔
(SW 13-11)</td><td>34</td><td>ڈوبتے کو تنکے کا سہارا</td></tr>
<tr><td>35</td><td>عثمان نے فرحان دیکھا۔
(SG 13-1)</td><td>35</td><td>عثمان نے فرحان کو دیکھا۔</td></tr>
<tr><td>36</td><td>آدمی کا حیوان آدمی ہے۔
(SG 13-1)</td><td>36</td><td>آدمی کا شیطان آدمی ہے۔</td></tr>
<tr><td>37</td><td>پنے منہ میاں بننا۔
(SG 13-11)</td><td>37</td><td>اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔</td></tr>
<tr><td>38</td><td>آگ بگولے ہونا۔
(SG 13-11)</td><td>38</td><td>آگ بگولا ہونا۔</td></tr>
<tr><td>39</td><td>اپنے حق میں پھول بونا۔
(SG 13-11)(AK 14-1)</td><td>39</td><td>اپنے حق میں کانٹے بونا۔</td></tr>
<tr><td>40</td><td>الٹے بانس دلی کو۔
(DG 14-11)(MN 16-1)</td><td>40</td><td>الٹے بانس بریلی کو۔</td></tr>
<tr><td>41</td><td>غریب کی جورو، ہماری بھابھی۔
(RP 13-1)</td><td>41</td><td>غریب کی جورو، سب کی بھابھی۔</td></tr>
<tr><td>42</td><td>خدمت میں عظمت ہے۔
(RP 16-1)(LR 14-1)</td><td>42</td><td>خدمت سے عظمت ہے۔</td></tr>
</table>

43	مدثر کو قرآن پڑھا ہو گا / مدثر نے قرآن مجید پڑھی ہو گی۔ (RP 13-1)(DG 13-11)	43	مدثر نے قرآن پڑھا ہو گا۔
44	خون کالا ہونا۔ (DG 13-1,16-1)	44	خون سفید ہونا۔
45	حسین کتاب پڑھی۔ (DG 13-11)	45	حسین نے کتاب پڑھی۔
46	حمزہ نے خط لکھی۔ (DG 13-11)	46	حمزہ نے خط لکھا۔
47	ہمت کو ہارنا اچھی بات نہیں۔ (BP 13-1)	47	ہمت ہارنا اچھی بات نہیں۔
48	بات کھٹائی میں گر گئی۔ (AK 13-1)	48	بات کھٹائی میں پڑ گئی۔
49	فراز نے کراچی جانا ہے۔ (AK 13-11)	49	فراز کو کراچی جانا ہے۔
50	آبرو مٹی میں ملانا۔ (BP 14-11)	50	آبرو خاک میں ملانا۔
51	تسکین ہمت کو ہار گیا۔ (SW 14-1)	51	تسکین ہمت ہار گیا۔
52	ہاتھوں کے کوے اڑنا۔ (SW 14-11)(MN 16-1)	52	ہاتھوں کے طوطے اڑنا۔
53	فقیر کی صورت کو جواب ہے۔ (RP 14-1)	53	فقیر کی صورت کو سوال ہے۔
54	عمر نے سائرہ سے مارا۔ (RP 14-11)	54	عمر نے سائرہ کو مارا۔
55	پاک رہو، بے آزاد رہو۔ (SG 14-1)(GW 16-1)	55	پاک رہو، بے باک رہو۔
56	ریوڑ جنگل میں چر رہے ہیں۔ (DG 15-1,11)	56	ریوڑ جنگل میں چر رہا ہے۔
57	لڑکیوں نے کہا ہم آتے ہیں۔ (DG 15-1)	57	لڑکیوں نے کہا ہم آتی ہیں۔
58	باسی کڑھی میں اچھال آیا (DG 15-1)	58	باسی کڑھی میں ابال آیا۔
59	فرش گیلی ہے۔ (DG 15-11)	59	فرش گیلا ہے۔

راوی بہہ رہا ہے۔	60	راوی بہہ رہی ہے۔ (DG 15-11)	60

نا مکمل جملوں کی تکمیل

مکمل جملے		نامکمل جملے	
الٹے بانس بریلی کو۔	1	الٹے بانس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (SG 15-1)	1
نادر شاہ نے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔	2	نادر شاہ نے دہلی کی۔۔۔۔۔۔۔۔ (BP 15-1)	2
شالامار باغ لاہور میں ہے۔	3	شالاباغ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ہے (BP 15-11)	3
جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔	4	جس کی لاٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (LR 13-1)(BP, LR 13-11)(SG 15-1)(DG 15-11)	4
لاہور پنجاب کا دارالحکومت ہے۔	5	لاہور۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا دارالحکومت ہے۔ (SG 15-1)	5
قائداعظم 1948ء میں فوت ہوئے۔	6	قائداعظم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں فوت ہوئے۔ (BP 13-11)(GW 16-11)	6
بات کٹھائی میں پڑگئی۔	7	بات کھٹائی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (LR 13-1, 15-1)	7
کم خواب میں ٹاٹ کا پیوند	8	کم خواب میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (RP 15-1)	8
صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔	9	صبر کا پھل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے۔ (LR 13-1)(LR 15-11)	9
بوڑھی گھوڑی لال لگام	10	بوڑھی گھوڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (FB, SG 13-11)(RP, SW, LR 13-1)(BP 14-1)(AK 14-11)(GW 15-1,16-1)	10
فقیر کی صورت سوال ہے۔	11	فقیر کی صورت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (LR 13-11)(GW 13-1)(SG 15-11)	11
بداچھا بدنام برا۔	12	بد اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (LR, RP 13-11)(BP 15-11)(MN 16-11)	12
پاک رہو، بے باک رہو۔	13	پاک رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (DG, GW 13-1)(LR 13-1)(BP, AK 14-11)(DG 15-1)	13
کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔	14	کاٹھ کی ہانڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (GW 14-1,15-11, 16-11)	14
آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے۔	15	آدمی کا شیطان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	15

		(GW, SG 14-1)(GW 16-11)	
رسی جل گئی پر بل نہ گیا۔	16	رسی جل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (GW 14-1)	16
آپ آئے بہار آئی	17	آپ آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آئی (GW, DG 13-11)(BP 13.1)	17
ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔	18	ڈوبتے کو تنکے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (GW, AK 14-11)	18
وارے نیارے ہونا۔	19	وارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہونا۔ (GW 13-11)(SW 13-1)	19
قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔	20	قاضی کے گھر کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (GW 14-11)	20
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور	21	ہاتھی کے دانت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (LR 15-11)	21
لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا۔	22	لہو لگا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں داخل ہونا۔ (LR 15-11)	22
قبر پر لات مارنا۔	23	قبر پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مارنا۔ (FB 13-1)	23
لا دے لد ادے، لادنے والا ساتھ دے۔	24	لا دے لد ادے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (FB 13-1, 15-1)	24
عید پیچھے ٹرو۔	25	عید پیچھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (BP, GW 16-1)	25
ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں۔	26	ہم بھی ہیں پانچوں۔۔۔۔۔۔۔۔ (FB 13-11)	26
یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔	27	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔باوا آدم ہی نرالا ہے۔ (FB 16-1, 11)	27
غریب کی جورو سب کی بھابھی۔	28	غریب کی جورو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (LR 14-1)(DG 15-1)	28
باسی کڑھی میں ابال آنا۔	29	باسی کڑھی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (MN 13-1)	29
بارہ برس دلی میں رہے، بھاڑ ہی جھونکا کئے۔	30	بارہ برس دلی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (MN 13-11)	30
بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔	31	بلی کے بھاگوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (MN 13-11)(DG 15-1)	31
تخم تاثیر صحبت کا اثر۔	32	تخم تاثیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (MN 13-11)(DG 15-1)(SW 13-1)(AK 13-11)(GW 14-1)	32

33	ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں۔ (SW 13-11)	33	ظلم کی ٹہنی کبھی پھیلتی نہیں۔
34	بخش سو سو (SW 13-11)	34	حساب بو بو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
35	جو راہے سے لٹھم لٹھا۔ (SG 13-1)	35	سوت نہ کپاس۔۔۔۔۔۔
36	آ۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے مار۔ (SG 13-1)	36	آ بیل مجھے مار۔

الفاظ متضاد

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	"زبردست" کا متضاد ہے۔	زنردست	**کمزور**	ضعیف	طاقت ور
2	"تقدیم" کا متضاد ہے۔	انجام	احسان	**تاخیر**	نفاق
3	"حاضر" کا متضاد ہے۔	ناظر	نائب	تائب	**غائب**
4	"لطیف" کا متضاد ہے۔	**کثیف**	خفیف	شریف	غریب
5	"خاص" کا متضاد ہے۔	خاصیت	عموماً	**عام**	عوام
6	"زوال" کا متضاد ہے۔	**عروج**	اورج	رذیل	تنزل
7	"قوت" کا متضاد ہے۔	طاقت	**ضعف**	قوی	موافق
8	"سرد" کا متضاد ہے۔	ٹھنڈا	**گرم**	نرم	لذت
9	"طول" کا متضاد ہے۔	**عرض**	طویل	عروج	مول
10	"خورد" کا متضاد ہے۔	خادم	خارجہ	**کلاں**	متحرک
11	"دن" کا متضاد ہے۔	**رات**	دوپہر	سویرا	اندھیرا
12	"دین دار" کا متضاد ہے۔	**بے دین**	دین دار	کافر	مسلمان
13	"بدی" کا متضاد ہے۔	برائی	گناہ	**نیکی**	خوشی
14	"آغاز" کا متضاد ہے۔	آلام	آخر	زوال	**انجام**
15	"صبح" کا متضاد ہے۔	اندگیرا	رات	دن	**شام**
16	"نشیب" کا متضاد ہے۔	پست	**فراز**	نفاق	اخراج
17	"موافق" کا متضاد ہے۔	فاسق	اخلاق	**مخالف**	سخاوت
18	"امانت" کا متضاد ہے۔	دیانت	شرافت	صداقت	**خیانت**

19	"شریف" کا متضاد ہے۔	**رزیل**	خلیل	نبیل	جمیل
20	"عارضی" کا متضاد ہے۔	**مستقبل**	ہمیشہ	زندہ	جاوید
21	"باطن" کا متضاد ہے۔	غائب	**ظاہر**	خلوت	حاضر
22	"دوستانہ" کا متضاد ہے۔	یارانہ	**مخالفانہ**	آستانہ	جاناں
23	"کثیر" کا متضاد ہے۔	**قلیل**	خلیل	ذلیل	رزیل
24	"گرم" کا متضاد ہے۔	معتدل	**سرد**	میٹھا	کڑوا
25	"قرب" کا متضاد ہے۔	قرب	اتفاق	**بُعد**	نزدیک
26	"اقلیت" کا متضاد ہے۔	**اکثریت**	عزیمت	شہرت	جمہوریت
27	"تاریک" کا متضاد ہے۔	اندھیرا	**روشن**	چمکدار	گہرا

الفاظ مترادف

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	**راحت، آرام**	عروج، زوال	نفرت، راحت	راحت، رنج
2	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	فراخ، دانا	مسرت، قصہ	عسرت، غربت	**مدح، آرام**
3	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	تاریکی، اندھیرا	آسان، ست	**زاہد، راغب**	مقدر، شہرت
4	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	آسان، مشکل	آسان، ست	**کشادہ، وسیع**	شکوہ، مشکل
5	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	ظلم، امن	علامت، گم شدہ	خوبی، عادت	**حب، محبت**
6	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	**محبت، الفت**	محبت، رغبت	راحت، محبت	الفت، راحت
7	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	ظلمت، عسرت	**آسائش، راحت**	رغبت، داستان	حب، توکل
8	فراخ، کا مترادف ہے۔	**کشادہ**	چوڑا، چکلہ	وسیع، عریض	لمبا، چوڑا
9	مسرت، کا مترادف ہے۔	تکلف	الفت	**خوشی**	محبت
10	سہل، کا مترادف ہے۔	مشکل	خوشحال	**آسان**	آرام دہ
11	توکل، کا مترادف ہے۔	**بھروسہ**	آس	امیر	سوچ
12	رغبت، کا مترادف ہے۔	**ضرورت**	ذریعہ	خواہش	راحت
13	عاقل، کا مترادف ہے۔	بے عقل	**دانا**	جاہل	صابر
14	مدح، کا مترادف ہے۔	سرزنش	برائی	**تعریف**	فراقی
15	عسرت، کا مترادف ہے۔	تنگ دستی	عشرت	**راحت**	صباحت

16	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	تاریکی، دانا	عسرت، غربت	**کشادہ، صاف**	خوسی، آرام
17	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	عام، نفرت	نفرت، محبت	**عروج، بلندی**	سرد، گرم
18	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	فراخ، لمبا	وسیع، عریض	کھلا، چوڑا	**فراخ، کشادہ**
19	مترادف ہیں۔	راحت، حکایت	اعتماد، غربت	تعریف، قصہ	**حکایت، قصہ**
20	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	**آسان، سہل**	آسان، مشکل	سہل، آرام دہ	آسان، خوشحال
21	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	آرام، آثار	**بھروسہ، اعتماد**	اعتماد، رغبت	مدح، آرام
22	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	**ظلمت، تاریکی**	عسرت، تنگی	دانا، دین	داستان، غزل
23	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	**نشانات، آثار**	دین دار، بے دین	داستان، حب	عام، خاص
24	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	دانا، ظلمت	علامت، مسرت	**فراخ، وسیع**	رغبت
25	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	انبساط، خوشی	خوش، فہمی	**خوشی، شادی**	انبساط، آرائش
26	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	حاکم، محکوم	آباد، ویران	**مدح، تعریف**	تاریک، روشن
27	درج ذیل میں مترادف فہرست ہے۔	بھروسہ، حب	**بھروسہ، اعتماد**	اعتماد، آرام	توکل، مسرت

مذکر مؤنث

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	ساتھی، کی مؤنث ہے۔	سہیلی	دوست	**ساتھن**	کلاس فیلو
2	شہزادہ، کی مؤنث ہے۔	ملکہ	صاحبہ	**شہزادی**	بیگم
3	تنبولی، کی مؤنث ہے۔	گوالن	فرنگن	حلوائن	**تنبولن**
4	بہن، کی مؤنث ہے۔	بھائی	**بہنوئی**	بھاوج	بھانجا
5	چودھری، کی مؤنث ہے۔	بیوی	ممانی	ملکہ	**چودھرائن**
6	بچھڑا، کی مؤنث ہے۔	بچھڑا	بیل	**بھینسا**	بچھیا
7	ان الفاظ میں کون سا لفظ مذکر ہے۔	بچھیا	**نندوئی**	گدھی	نواسی
8	مینڈک، کی مؤنث ہے۔	مینڈی	مینڈکن	مینڈکیا	**مینڈکی**
9	نواسا، کی مؤنث ہے۔	نواسن	نواس	**نواسی**	نوسن
10	میاں، کی مؤنث ہے۔	ممانی	**بیوی**	عورت	مامی
11	خان، کی مؤنث ہے۔	اماں	**خانم**	خواتین	خاتون
12	پنڈت، کی مؤنث ہے۔	پنڈتنی	**پنڈتانی**	پنڈنی	پنڈتونی
13	نندوئی، کی مؤنث ہے۔	ندیا	**نند**	نندانی	نواسی

14	استاد، کی مؤنث ہے۔	**استانی**	استانیاں	اساتذہ	استادجی
15	کمہار، کی مؤنث ہے۔	**کمہاری**	کمہارہ	کمہری	کمیاری
16	کھسیارہ، کی مؤنث ہے۔	کھسری	**کھسیارن**	کھسارن	کھسیاریہ
17	بندہ، کی مؤنث ہے۔	عورت	**بندی**	خاتون	لڑکی
18	ماموں، کی مؤنث ہے۔	بیوی	**ممانی**	عورت	لڑکی
19	گوجر، کی مؤنث ہے۔	**گوجری**	گجرن	گجوران	گاجرن
20	سقن، کی مؤنث ہے۔	نفی	سقیا	ساقن	**سقن**
21	قصائی، کی مؤنث ہے۔	قصہ	**قصائن**	قصابن	قصاب
22	ملازم، کی مؤنث ہے۔	**ملازمہ**	بیگم	ملزمہ	ملزم
23	چوکیدار، کی مؤنث ہے۔	**چوکیدارنی**	چوکیدارن	چوکیدارنا	چوکدارن
24	سیٹھ، کی مؤنث ہے۔	سیٹھی	سیٹھن	سیٹھیانی	**سیٹھانی**
25	دیور، کی مؤنث ہے۔	**دیورانی**	دینورنی	دیورانی	دیوانی
26	گدھا، کی مؤنث ہے۔	گدھیا	**گدھی**	گدھن	گیدھیتا

واحد جمع

	ہر سوال کے چار دیے گئے ہیں درست جواب پر (ٹک) کا نشان لگائیں	الف	ب	ج	د
1	عزیز، کی جمع ہے۔	اعزآہ	**عزیزان**	عزیزین	عظام
2	ثِقہ، کی جمع ہے۔	ثقو	**ثقان**	اثقان	ثقات
3	محدث، کی جمع ہے۔	محدثن	**محدثین**	آحادیث	محادث
4	نور، کی جمع ہے۔	انور	**انوار**	منور	نورات
5	عدد، کی جمع ہے۔	عددی	عدود	اعدا	**اعداد**
6	شعر، کی جمع ہے۔	شعائر	شعار	شعور	**اشعار**
7	کتاب، کی جمع ہے۔	کتابیات	**کتب**	کتابت	کاتب
8	ہدایت، کی جمع ہے۔	ہادی	ہدایا	ہدیہ	**ہدایات**
9	طلبہ، کی واحد ہے۔	**طالب**	طالبوں	طالبات	طلب
10	جزیرہ، کی جمع ہے۔	جزائر	**جزیرے**	جزیروں	جزائرین
11	فرمان، کی جمع ہے۔	فرمودہ	فرمایا	فرمانا	**فرمین**
12	کبیر، کی جمع ہے۔	کبیرا	اکبر	کبار	**کابر**
13	بدن، کی جمع ہے۔	بدنوں	بدان	**ابدان**	بدین

14	فریضہ، کی جمع ہے۔	فراعنہ	**فرائض**	افروز	فرامین
15	خالی جگہ مناسب واحد لگائیں۔ اسلم نے قلم سے ۔۔۔۔۔۔۔۔ لکھا؟	خطوط	کتابیں	خطوں	**خط**
16	خالی جگہ مناسب واحد لگائیں۔۔۔۔۔۔ نے استاد کی طرف دیکھ کر فرمایا؟	ابرار	وزرا	بادشاہوں	بادشاہ
17	ملک، کی جمع ہے۔	**ممالک**	الماک	ملوک	ملائک
18	زوج، کی جمع ہے۔	زوجہ	**ازواج**	زاواج	رواج
19	عظیم، کی جمع ہے۔	اعظم	عظمت	**عظام**	اعظموں
20	ذکر، کی جمع ہے۔	ذاکر	**اذکار**	مذکر	مذکور
21	قوی، کی جمع ہے۔	قوت	**اقویا**	اقوٰی	قوٰی
22	مسکن، کی جمع ہے۔	مسکین	مساکین	مسکینوں	**مساکین**
23	رمز، کی جمع ہے۔	زمیض	**رموز**	اراموز	آموز
24	خالی جگہ مناسب واحد لگائیں۔ صاحب کا۔۔۔۔ سر آنکھوں پر؟	حکموں	حکام	احکام	**حکم**
25	اغنیا، کی واحد ہے۔	غانی	**غنی**	غنہ	غن
26	نفس، کی جمع ہے۔	**نفوس**	نفاس	نفیس	انفاس
27	محنت، کی جمع ہے۔	**محن**	ممتحن	صحن	رہن
28	مدرسہ، کی جمع ہے۔	مدارس	**مدرسے**	مدرسوں	مدرسہ جات
29	خالی جگہ مناسب واحد لگائیں۔ انسان کے حواس خمسہ میں سونگھنا ایک۔۔۔۔ ہے	خاصہ	خواجہ	خانہ	**حاسہ**
30	اخلاق، کی واحد ہے۔	خلفت	خلوت	**خلق**	خسر
31	اکابر، کی جمع ہے۔	اکبر	**اکابرین**	اکبری	اکبراں
32	خالی جگہ مناسب واحد لگائیں۔ آپ کن۔۔۔۔ میں الجھے ہوئے ہیں؟	مسئلہ	**مسائل**	مسیول	مسئلے
33	عقل، کی جمع ہے۔	عاقل	**عقلا**	عقول	عقل مند
34	نقل، کی جمع ہے۔	منقول	**نقول**	منقولات	عقل مند
35	دقیقہ، کی جمع ہے۔	**دقائق**	دقوق	اوقاق	وقیقا
36	خالی جگہ مناسب واحد لگائیں۔ وہ پتلون کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔ تھا؟	پہنتے	**پہنتا**	پہتنا	پہتاوت
37	سنت، کی جمع ہے۔	ململ	**سنن**	امم	سکن
38	خالی جگہ مناسب واحد لگائیں۔ آپ کے جانثار۔۔۔۔۔۔ تھے؟	**صحابہ**	صحابیات	صحابی	غوث
39	شاعر، کی جمع ہے۔	شبیر	**شعراء**	شعران	اشعار
40	سجدہ، کی جمع ہے۔	ساجد	**سجود**	سواجد	ساجدین
41	خالی جگہ مناسب واحد لگائیں۔ الو کی بیس۔۔۔۔ بتائی جاتی ہیں؟	**قسمیں**	قسم	قسوم	اقسم
42	خالی جگہ مناسب واحد لگائیں۔۔ ہسپتال جانے سے پہلے۔۔۔۔ چکا تھا؟	مروایا	مریں	مرا	**مر**

43	زمانہ، کی جمع ہے۔		زمانوں	**ازمنہ**	امن	ازمین
44	احکام، کی واحد ہے۔		**حکم**	حکام	حاکم	احکامات
45	مدات، کی واحد ہے۔		**مد**	مدا	مدد	مدن
46	وہم، کی جمع ہے۔		اوہم	اوہا	واہم	**اوہام**
47	قوافی، کی جمع ہے۔		کافی	قافہ	کفیل	**قافیہ**
48	صورت، کی جمع ہے۔		صوات	آسواتیں	**اصوات**	اصاوت
49	وقف، کی جمع ہے۔		موقوف	**اوقاف**	وقفہ	وقائف
50	ثواب، کی واحد ہے۔		ثبوت	**ثابت**	ثواب	ثبت
51	برکات، کی واحد ہے۔		ادب	ذکر	زائر	**برکت**
52	استاد، کی جمع ہے۔		استادید	استادان	**استاتذہ**	استادات
53	ادب، کی جمع ہے۔		حالات	**آداب**	مقاصد	آبات
54	مشاغل، کی واحد ہے۔		مشغول	**مشغلہ**	مشاغلہ	مشغل
55	صالح، کی جمع ہے۔		**صفاء**	صالحہ	صالحات	صلل
56	موج، کی جمع ہے۔		مواخین	**امواج**	مواج	امواجین
57	خلق، کی جمع ہے۔		اخلوق	الخلقا	خلاق	**اخلاق**
58	مثال، کی جمع ہے۔		**مثالیں**	مثالوں	امثلا	مثالیات
59	الم، کی جمع ہے۔		**آلام**	المات	آلوم	الیم
60	زائد، کی جمع ہے۔		زوائد	زئدوں	زئدان	**زئدین**
61	سلطان، کی جمع ہے۔		سلطونوں	قسم	**سلاطین**	سلاطینان
62	استاد، کی جمع ہے۔		استادیہ	استادیں	**اساتذہ**	استادات
63	اقلیم، کی جمع ہے۔		اقالیموں	اقلیمان	**اقالیم**	اکالیم
64	قلوب، کی واحد ہے۔		قلبے	اقلب	**قلب**	قلبات